الحمد للہ

چارباغ سُنّی

۱۳۲۷ھ

کے دو پہلے رسالے

۲۳ ھ ۱۳ (۱) ۲۳ ھ ۱۳

ظفر الدین الجید معروف بہ بطشِ غیب

جسمین مسلمانون نے دیوبندی گروہ کے سرگروہون سے (جنھون نے اللہ عزوجل و رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو سخت سخت گالیان لکھکر چھاپی ہین) تصفیہ دینی کے لیے ایمانی سوالات کیے اور پانچوان سال ہے کہ وہ سب ونکے جواب سے عاجز رہے اونکے سرغنہ مولوی تھانوی صاحب نے مناظرہ سے فرار کا کھلا اقرار کیا اور صاف کہدیا کہ آپ جیتے مین ہارا۔ مگر نفسانیت یہ کہ معقول بھی کردیجیے تو وہی کہے جاونگا

۱۳ ھ ۲۷ (۲) ۱۳ ھ ۲۷

ظفر الدین الطیّب معروف بہ صدائے مناظرہ

جسمین دیوبندیون اور غیر مقلد وہابیون کے احزاب متفقہ کا رد ممتاز ہے جو چھپا گیا اہلحدیث مین مناظرہ کی نمایشی پکار کا کشف راز ہے دیوبندیون کی ۳۵ سال کی چپ توڑنیوالی تحریر صاف صاف تکذیب خدا کی بولتی تصویر مسماۃ اسکات المعتدی کا پہلا جواب مظہر صواب جس سے آشکار کہ وہ دیوبندی تحریر فحش و کذب افترا کا انبار علانیہ اون سب کے عجز و فرار کا مکرر اقرار

مطبع اہل سنّت و جماعت واقع بریلی مین طبع ہوئے

۱۹ شعبان معظم سنہ ۲۷ھ

بکفاے السلاین بجبر

۱۳۲۳ھ

معروف بہ

بطش غیب

۱۳۲۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲ ربیع الاول شریف کو جو وہابیہ نے عین مجلس مبارک مین کہ ۵۰۰ سے زائد مسلمان جمع تھے ایک مولویصاحب کو دربارۂ علم غیب سوال کرنیکے لیے امادہ کیا اور بحمد اللہ تعالی فوراً جواب شافی پایا جسے برملا اون مولویصاحب نے تسلیم کیا اور ٹھیک ہے فرمایا جسپر اہل مجلس نے اونکی انصاف دوستی کی تعریف کی اور وہ تشریف لیگئے اوسیوقت ونکے افسر صاحب نے کہا تھا کہ اونکی زبان بند ہوگئی یعنی تسلیم کرکے نہین اوٹھے بلکہ ہیبتِ حق سے بند ہوگئے حاضران مجلس نے فوراً لقمہ دیا کہ حضرت وہ ٹھیک ہے کہکر تو اوٹھے ہین آپ فرماتے ہین فقط بند ہوگئے پھر بار بار خود اونکے ان افسر صاحب سے فرمایا گیا کہ آپ کو شک ہو تو آپ بحث کیجیے اسکا جواب کچھ نہ تھا۔ آخر مع اپنے ہمراہیون کے بہت ناکامی کے ساتھ تشریف لیگئے اوس روز سے تمام وہابیہ شہر کو فکر رہی کہ کسیطرح اس عار کو دفع کرین دو عدد کہ باہم سخت مخالفت رکھتے تھے اہلسنت کے مقابل ملّۃ واحدۃ ہوگئے اہلسنت کے متعدد وعظ مین اونکے طلبہ مدرسین غول باندھ باندھکر بڑے ارادون سے گئے۔ مگر بحمد اللہ تعالے کبھی ہمت نہ پڑی آخر یہ ٹھہرائی کہ اپنے اکابر کو بلائین اور اہلسنت کو جسطرح ممکن ہو نقصان پہنچائین مہینون سے خبرین اوڑاتے تھے کہ فلان فلان صاحب بلائے جائینگے مباحثہ ہوگا ہنگامہ

کرینگے۔ یہانتک کہ ۱۱ ماہ حال روز دوشنبہ کو قریب عصر خبر آئی کہ مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی اور مولوی خلیل احمد صاحب انبہٹی آگئے اور رات کی گاڑی مین مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی و مولوی احمد حسن صاحب امروہی بھی آنیوالے ہین بعد عشا ہم طلبہ کو اپنے سبق وغیرہ سے فارغ ہوکر خیال آیا کہ ان چارون حضرات سے مسائل دائرہ کی نسبت بعض شرعی ضروری سوالات کرلین کہ علما کا جواب عالمانہ ہوتا ہی ممکن کہ اونکے منصفانہ جواب ہی سے جہالات وہابیہ شہر کا علاج ہوجائے اور جب خود اپنے ہی علما کا جنکو اپنی مدد کے لیے بلایا ہی جواب دیکھین تو ان وہابیہ کا فتنہ بآسانی ازالہ پائے اس توقع پر شب ہی کو یہ سوالات لکھکر صبح معززین و عمائد شہر مثل جناب خواجہ محمد حسن صاحب و عالیجناب مرزا اعلام قادر بیگ صاحب رئیس دیندار جناب شیخ محمد تصدق حسین خانصاحب و جناب منشی محمد ظہور صاحب و جناب محمد عثمن خانصاحب و دیگر بعض معززو معظم سادات کرام کے ہمراہ مولوی اشرفعلیصاحب کے فرودگاہ پر حاضر ہوئے خیال تھا کہ چارون صاحب وہین تشریف رکھتے ہونگے مگر معلوم ہوا کہ صرف مولوی تھانوی صاحب تشریف فرما ہین باقی صاحبونکے آنیکی خبر حضرات نے محض بے پر کی اوڑائی تھی پھر بھی مولویصاحب کا ملنا غنیمت جانا کہ اب بعد مولوی گنگوہی صاحب کے یہی سرگروہ دیوبندیان گنے جاتے ہین اور یہ کوئی مناظرہ بھی نہین جسمین مولویصاحب کو وہابیہ ہر دو مدرسہ کیطرح استعانت بالغیر کی ضرورت پڑے یہ تو دینی مسائل کے چند سوال ہین اور وہ بھی خود آپ کے اور آپکے برادر بزرگ مولوی گنگوہی صاحب کے عقائد سے متعلق مگر ہزار افسوس کہ مولویصاحب موصوف اون سوالات کا سرنامہ دیکھتے ہی سخت مضطرب ہوگئے اور بہت منت سماجت سے اونہین فوراً واپس دیا ہرچند گزارش کیگئی کہ یہ کوئی مباحثہ نہین چند مسائل کا جواب مطلوب ہے مگر مولویصاحب بات زبان سے نکلنے نہ دیتے تھے برابر معاف کیجیے معاف کیجیے فرماتے تھے ہوا خواہونکی اوڑائی ہوئی خبر مباحثہ مباحثہ مولویصاحب کے کانون تک پہنچی ہوئی تھی اور وہی تصویر آنکھون کے سامنے تھی حتی کہ مجبورانہ اس لفظ پر ختم فرمایا کہ آپ جیتے مین ہارا ہم طلبہ اور تمام اہلسنت حضار وقصہ

سخت حیران تھے کہ عالم سے چند مسائل دریافت کیے جائین اوسپر اسقدر گھبراہٹ کیلیے
آخر بمجبوری سب حضرات واپس آئے اُسیوقت وہی پرچہ سوالات بصیغۂ رجسٹری رسید طلب
مولویصاحب کی خدمت مین بھیجدیا آج تیسرے دن انکاری ہو کر واپس آیا اب بذریعۂ طبع حاضر
کیے جاتے ہین مسلمان ملاحظہ فرمائین کہ ان سوالات مین ایسی کیا بات تھی جس سے مولویصاحب
کو اسدرجہ وحشت و اضطراب کی حالت ہوئی ہم غربا طلبہ امیدوار کہ اب بغور تنہائی مین انھین
ملاحظہ فرماکر ایک ہفتہ مین یعنی جمعہ ۲۲ ماہ حال تک باطمینان جواب عطا فرمائین آیۂ کریمہ کہ الفاظ
سوالات مین لکھی ہے پیش نظر رکھکر عہد الٰہی کی مخالفت پسند نہ کرین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم		نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بملاحظہ مولوی اشرفعلیصاحب تھانوی و مولوی خلیل احمد صاحب انبہٹی و مولوی محمود حسن صاحب
دیوبندی و مولوی احمد حسن صاحب امروہی خصوصاً و اولاً و سائر موافقین و متبعین اہل
گنگوہ و دیوبند عموماً و ثانیاً قال اللہ تعالی عز من قائل واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتب
لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ ؕ اور جب عہد لیا اللہ سبحانہ و تعالی نے اون لوگون سے جنھین
کتاب دیگئی کہ البتہ ضرور تم اوسے صاف بیان کر دینا لوگون سے اور اوسے چھپانا نہین یہ آیۂ کریمہ
یاد دلا کر آپ حضرات سے چند سوال ضروری دینی محض بنظر خیرخواہی دین گزارش ہین امید کہ
صاف صاف جواب بے پردہ و حجاب بیان فرمائین اگر کسی جواب مین کوئی اجمال یا اہمال
رہجائیگا دوبارہ صاف کرلیا جائیگا مقصود محض تصفیۂ امور دینی ہے اہم فالاہم کے لحاظ سے
ان چند سوال سے ابتدا کیجاتی ہے بقیہ انشاء اللہ تعالی آئندہ معروض ہونگے حتی لا تکون
فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ و صلی اللہ تعالی علی سیدنا و مولٰنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین ۔

سوال اول جو شخص باآنکہ اپنا یہ عقیدہ ظاہر کرتا ہو کہ کذب باری سبحنہ و تعالی ممتنع بالغیر
ہے اور اوسکے امتناع بالغیر پر اجماع و اتفاق بتاتا ہو باایںہمہ وقوع کذب باری ماننے والے کی
نسبت کہے کہ اگرچہ اسنے تاویل آیات مین خطا کی مگر تاہم اوسکو کافر کہنا یا بدعتی ضال کہنا

نہین چاہیے اور کہے کہ اسکو کوئی کلمہ سخت نہ کہنا چاہیے اور اس اختلاف کو حنفی شافعی
اختلاف بتائے تو آیا یہ شخص مسلمان ہی یا کافر اگر کافر ہی تو جو اسے مسلمان جانے وہ مسلمان
ہی یا کافر **سوال دوم** جو شخص باوصف اعتقاد مذکور کہ کذب باری بالاتفاق ممتنع بالغیر ہی
قائل وقوع کذب کی حمایت مین مسئلہ خلف وعید پیش کرے اور کہے کہ وقوع خلف وعید
کو جماعت کثیرہ علماے سلف کی قبول کرتی ہی اور واضح ہی کہ خلف وعید خاص ہی اور کذب
عام ہی کیونکہ کذب بولتے ہین قول خلاف واقع کو سو وہ گاہ وعید ہوتا ہی گاہ وعدہ گاہ خبر
اور سب کذب کے انواع ہین اور وجود نوع کا وجود جنس کو مستلزم ہی انسان اگر ہوگا تو
حیوان بالضرور موجود ہوویگا لہذا وقوع کذب کے معنے درست ہو گئے آیا یہ قائل مسلمان
یا کافر اور جو اسے مسلمان کہے وہ مسلمان ہی یا کافر **سوال سوم** جس وصف کا اثبات
مخلوق مین کسی ایک فرد کے لیے شرعاً شرک ہو آیا وہ تمام مخلوق مین جس فرد کے لیے ثابت
کیا جائے شرک ہی ہوگا یا بعض کے لیے اوسکا اثبات شرک ہو اور بعض کے لیے نہین
آیا شرک مین تفصیل ہی کہ بعض مخلوقات اللہ تعالی کی شریک ہو سکتی ہین اور بعض نہین اور اگر
یہ تفصیل باطل ہی اور جس صفت کا ایک فرد کے لیے اثبات شرک ہو ہر فرد مین مطلقاً
یہی حکم ہی تو جو شخص ایک صفت کو ایک فرد کے لیے ثابت ماننا شرک بتائے اور خود اوسی
صفت کو دوسرے فرد کے لیے ثابت مانے تو آیا خود وہ اپنے مونھ سے مشرک ہوا یا نہین
سوال چہارم جسطرح فروع و اعمال مین چار اصول ہین کتاب و سنت و اجماع و قیاس
آیا اصول عقائد مین بھی یہی اصول ہین یا کچھ اور بر تقدیر ثانی وہ اصول کیا اور کتنے ہین
کہ جنکے علاوہ کسی اور دلیل سے عقائد مین استدلال ناجائز و باطل ہو **سوال پنجم**
باب عقائد جسمین قطعیات کے سوا احادیث آحاد بھی ناکافی سمجھی جاتی ہین وہ کیا باب ہی
آیا متعلقات افعال مکلفین کے سوا ہر مسئلہ مطلقاً اسی باب عقائد سے ہی اور کسی کے لیے
کوئی فضیلت ثابت یا اوس سے اوسکا سلب ماننا علی العموم ایسا ہی ہی کہ بے دلیل قاطع

باطل ونامقبول یا یہان کوئی تخصیص وتفصیل ہو اگر ہو تو کیا ہو اور اوس کا ثبوت کہان سے
سوال ششم عقائد مین تقلید جائز ہی یا نہین اگر ہی تو کسکی آپ عقائد مین صرف امام ابو حنیفہ
کے مقلد ہین یا کس کس عالم محدث مفسر وغیرہ کے **سوال ہفتم** جو مسئلہ باب عقائد سے ہو
اوسکی دونون جانب ایجاب وسلب اوسی باب سے ہونگے یا یہ بھی ممکن ہو کہ ایک جانب
باب قطع نامقبول اور دوسری جانب ظنیات بھی قبول برتقدیر ثانی اسکا کیا ثبوت ور وہان
کیا فارق **سوال ہشتم** ائمہ کرام نے تصریح فرمائی ہی یا نہین کہ باب فضائل مین ضعاف
بھی مقبول وہ کونسا باب ہی اور نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یا اہل بیت وصحابہ کرام رضی اللہ
تعالی عنہم کے لیے کسی فضیلت کا اثبات اس باب سے ہو یا نہین **سوال نہم** روز اول
سے روز آخر تک کان وما یکون جو کچھ ہوا اور ہو گا متناہی ہی یا غیر متناہی اللہ عزوجل کا علم
صرف اسی ماکان وما یکون مین منحصر اسکے سوا مولے تعالی معاذ اللہ کچھ نہین جانتا یا یہ اوسکے
علوم سے ایک نہایت قلیل حصہ ہی جو ادنے قطرے اور لاکھون بحار کی بھی نسبت نہین
رکھتا برتقدیر ثانی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لیے اسکا اثبات شرک ہی یا کفر یا ضلالت
یا ان سب سے پاک **سوال دہم** روز اول سے روز آخر تک جو کچھ ہوا اور ہو گا وہ سب لوح محفوظ
مین مکتوب ہی یا نہین اگر ہی تو اللہ تعالی اوسمین سے کتنی بات کا علم عطا کرنے پر قادر ہی
بعض کا یا کل کا اگر اوس مجموع کا علم دینے پر قادر ہی تو دوسرے کے لیے اوسکا بعطاء الٰہی
ثابت ماننا کیونکر شرک ہو سکتا ہی کیا اللہ تعالی دوسرے کو اپنا شریک بنا لینے پر قادر ہی اور
اگر نہین تو وہ حد معین کیجائے کہ اللہ تعالی اتنی باتون کا علم دینے پر قادر ہی اس سے زیادہ پر
قدرت نہین رکھتا **سوال یازدہم** نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو بعطائے الٰہی بعض غیبات
کا علم ہی یا کسی غیب کا علم اصلا نہ دیا گیا جو شخص مطلقا علم غیب بعطائے الٰہی نبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم سے مسلوب مانے وہ قرآن مجید کا مکذب اور نبوت کا منکر اور زندیق کافر
ہی یا نہین **سوال دوازدہم** انبیا علیہم الصلاۃ والسلام غیب کی خبرین بتانے تشریف

لاتے ہین یا شہادت کہ جنھین لوگ خود بھی اپنے حواس وعقل سے سمجھ سکتے ہون۔ بر تقدیر
اول ان علوم غیب مین اونکو تمام عالم پر تفضیل ہی یا نہین اور اون سب مین حضور اقدس
سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اونپر فضیلت ہی یا نہین جو شخص اس باب مین نبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کی فضیلت وتخصیص کا منکر ہو مسلمان ہی یا کافر سوال سیزدہم وہ علوم
غیب ہین اور کن باتون سے متعلق ہین جو لازم نبوت ہین اور وہ سب انبیا مین یکسان
ہین یا متفاوت اور ہر نبی کو نبوت کے ساتھ معاً عطا ہوتے ہین یا بتدریج ملتے رہتے ہین
بر تقدیر ثانی بعض کا بعض وقت مین انتفا دوسرے وقت حصول کو منافی ہی یا نہین
سوال چہاردہم آیات واحادیث کے اطلاقات وعمومات جبتک انکی تقیید وتخصیص
دلیل وحجت شرعی سے ثابت نہو اونھین اپنے اطلاق وعموم پر رکھنا اور نصوص کو انکے
ظاہر پر حمل کرنا واجب ہی یا نہین سوال پانزدہم تخصیصات عقلیہ یا عرفیہ معروفہ عام کو
اوسکی قطعیت سے نازل کرتی ہین یا نہین سوال شانزدہم اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کا کلام متاخرین مفسرین وشراح کے اقوال غیر ماثورہ وبے سند پر مقدم ہی یا
انکے اقوال خدا ورسول کے کلام پر حجت ہین اور انکے مقابل انکا پیش کرنیوالا مومن صالح ہی
یا گمراہ فاسق سوال ہفدہم کس دلیل شرعی سے ثابت ہی کہ تمام صبیان ومجانین وبہائم کو
بھی علم غیب ہی اگرچہ بعض کیا آپ بتا سکتے ہین کہ گدھے کو کتنا علم غیب ہی اور بھینس کتنا
غیب جانتی ہی اور اُلو کتنے غیب کا عالم ہی جو شخص ان سب کے لیے علم غیب ثابت کرے
مسلمان سنی صالح ہی یا کافر گمراہ یا فاسق سوال ہیژدہم جو شخص یہ کہے کہ بعض علوم
غیبیہ مراد ہین تو اسمین حضور کی کیا تخصیص ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون
بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہی اوس نے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی توہین
کی یا نہین کیا نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اتنا ہی علم غیب دیا گیا تھا جتنا ہر پاگل اور ہر چوپایے
کو حاصل ہی ایسا کہنے والا مسلمان ہی یا کافر اور جو اوسے مسلمان جانے وہ مسلمان ہی یا کافر

سوال نوزدہم مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی و مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور خود آپ حضرات کہ عالم کہلاتے ہین آیا اونکا یا آپکا علم علم الٰہی کے برابر اور جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہی یا اونہین اور آپ کو صرف بعض کا علم ہی بر تقدیر ثانی اگر کوئی کہے کہ ان اشخاص کو دین کو عالم کہنے کی کیا تخصیص ہی مولوی اسمٰعیل صاحب کا سا علم ہر گائے کو ہی اور مولوی گنگوہی صاحب کا سا علم ہر بھینس کو ہی اور تھانی انبہٹی دیوبندی امروہی صاحبان کا سا علم ہر بھیڑ اور بکری کو تو اوس قائل نے دہلوی اور گنگوہی اور آپ صاحبون کی توہین کی یا نہین اگر کی تو کیا وجہ کہ بلحاظ آپ صاحبون کے حق مین تو توہین قرار پائین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس مین توہین نہ ٹھہرین اور اگر نہین تو وجہ تخصیص بتایئے کہ اونہین اور آپ حضرات کو مولوی کہا جائے اور ان چوپایون کو باوصف اسکے کہ آپ کے نزدیک علم مین آپ صاحبون کے برابر ہین اس لقب سے محروم رکھا جائے **سوال بستم** آپ کے ایمان مین نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم وسیع تر ہی یا ابلیس لعین کا جو شخص یہ کہے کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہی اوس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی توہین کی یا نہین ایسا شخص مسلمان ہی یا کافر۔

آپ کے ملال وکلال کے خیال سے فی الحال یہ بیس سوال حاضر خدمت ہین سوالات مزید انشاء اللہ المجید بعد جواب متعاقب حاضر ہونگے۔ اول مخاطب آپ حضرات ہین آپ چارون صاحب اگر جواب سے عجز کا اقرار تحریر فرمائین تو کسی اور کا جواب قابل التفات ہو سکیگا اگر آپ نے جواب دیا اور کوئی پانچوان شخص برائے نام مجیب بنا تو جب تک آپ صراحۃً اقرار عجز نہ فرمائین اوسکی بات قابل التفات نہ ہوگی کہ مقصود مفت کی تو تو مین مین نہین بلکہ تصفیہ امور دین اور جناب گنگوہی صاحب کے بعد آپ ہی چار صاحب فرقۂ دیوبندیہ کے سرگروہ و حامی ہین تو آپکے سوا غیرون سے خطاب نہین بینوا توجروا۔ مورخہ ۱۲ جمادی الآخرہ روز سہ شنبہ ۱۳۲۳ھ

المستفتی

خادمان اہلسنت عبد الرشید و غلام مصطفے ابرہیم بہاری و غلام محمد بہاری و ظفر الدین قادری و دیگر اہلسنت

پیشی سوالات پر مولوی اشرف علیصاحب کی حالت

آج بتاریخ ۲ جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ روز سہ شنبہ وقت چاشت ہم طلبہ محمد ظفر الدین و محمد عبد الرشید طلباے مدرسۂ اہلسنت جماعت مع جناب خواجہ محمد حسن صاحب و جناب شیخ تصدق حسین خانصاحب و جناب مرزا غلام قادر بیگ صاحب و جناب منشی محمد ظہور صاحب و جناب محمد عثمان خانصاحب و غیرہم معززین کرام یہ بیس سوال لیکر مولوی اشرف علیصاحب کے پاس سیت گنج گئے اور سوالات کا مسودہ فقیر عبد الرشید نے اونکے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ انکے جواب مرحمت فرمایئے مولویصاحب نے ہاتھ مین لیکر واپس کیا۔ جب کہا گیا کہ آپ نہین دیکھ تو لیجیے جواب دیا کہ مین نے آپسے لیلیا اور آپ مجھسے لیلیجیے مین مباحثہ کے واسطے نہین آیا ہون اور نہ مباحثہ کرنا چاہتا ہون مین اس فن مین جاہل ہون اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہین یہ فن فساد آپ کو مبارک رہے جو شخص تم سے دریافت کرے تم اوسے ہدایت کرو طبیب کا کام نسخہ لکھدینا ہی ہے نہین ہے کہ مریض کی گردن پر چھری رکھدے کہ تو پی لے تم اپنی امت مین سب کو داخل کرلو جب کہا گیا کہ یہ مباحثہ نہین ہے بلکہ چند سوالات ہین تو کہا کہ آپ کتنا ہی کہین مین جو کچھ کہہ چکا ہون اور لکھ چکا ہون وہی کہونگا اور اگر مجھے تھوڑی دیر کیواسطے معقول بھی کردیجیے تو وہی کہے جاؤنگا مجھے معاف کیجیے آپ جیتے اور مین ہارا اوسوقت مولویصاحب کے پاس حافظ احمد حسن صاحب مہتم مدرسہ مداری دروازہ و مولوی ابرہیم مدرس مدرسۂ مذکورہ و حاجی محمد سعید صاحب سوداگر رکن مدرسۂ مذکورہ و حسین الدین و حسن نواز طلباے مدرسہ سراے خام و میر اکبر علیصاحب محصل چندہ مدرسۂ سراے خام و جناب منشی مسیح الدین صاحب و لد ڈپٹی خیر الدین صاحب و مولوی لی احمد صاحب بنگالی طالبعلم مدرسہ رامپور اور بعض حضرات اور بھی موجود تھے۔

العبد محمد تصدق حسین بقلم خود	العبد خواجہ محمد حسین بقلم خود	العبد غلام قادر	العبد محمد ظہور	العبد عثمن خان بقلم خود	العبد حافظ بنیاد علی

اہل اسلام سے انصاف طلب

مسلمان ملاحظہ فرمائین کہ عالم کہلا کر دینی مسائل کے نام سے اتنا گھبرا جانا کیا معنی رکھتا ہی مگر افسوس کہ مولویصاحب کو یہ سخت تکلیف اونکی ذریات اہل مدرستین و دیگر وہابیہ شہر کے ہاتھون پہنچی مولویصاحب جسے فساد بتاتے ہین اسکے بانی وہی حضرات ہین اونھین نے مہینون سے مناظرہ مناظرہ کی رٹ لگائی اوسیطرف سے آپکو بڑے مباحثہ بلانیکی خبرین اڑین ادھر ہی سے آپکے آنے پر شورشین ہوئین ونیز بحکم ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم بزعم خود اہلسنت کے ڈرانیکو اور روکنے آپکی غلط خبرین دین ان وجوہ پر سمجھا گیا کہ آپ ونکے عمدہ ہین لہذا آپکی خدمتمین سوالات حاضر ہوئے ورنہ پہلے کبھی کسی نے آپکی طرف التفات بھی کیا تھا بہرحال دینی سوالون کے نام پر اتنا اضطراب عجب العجاب ہے آپکا اقرار جہل اگرچہ قد یصدق کی تصدیق ہو اور آپکا فرمانا کہ میرے اساتذہ بھی جاہل ہین آپکی سعادتمندی مگر مناظرہ دینی کہ زمانہ رسالت سے سنت متوارثہ ہو اوسے فساد بتانا سخت عجیب ہی اور عجیب تر یہ ہی کہ خود آپکا حفظ الایمان ایسی ہی متعلق بعض عقائد سوالات کا جواب ہی اگر ایسے سوالونکا جواب دینا فساد ہو تو یہ فساد تو آپ ہی کا ہی پھر دفع فساد کو فساد بتا کر پچھا فساد کا قائم رکھنا ہو اور سنیے تو جناب مولوی گنگوہی صاحب نے جو خاص مناظرہ مین کتابین لکھین جیسے رد الطغیان وہدایۃ الشیعہ اور براہین قاطعہ پر وہ حرف بحرف قبول کی تقریظ جمائی آپکے نزدیک وہ کتنے بڑے مفسد و فساد پسند تھے یا یہ ٹھہری ہی کہ جہان دو حرف کہنے کی گنجائش سمجھے مناظرہ دینی کام ہوا اور جہان سخت سے مقابلہ پایا مناظرہ فساد ہو گیا لله الانصاف یہ کیا دین یہ کیا دیانت ہی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی وہ سخت توہینین کیجیے اور جب کوئی مسلمان اوسکا تصفیہ چاہے تو دینی سوال کو فساد کہدیجیے اور مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی توہین پر وہ سخت اصرار کہ معقول بھی کردو مگر مین وہی کہے جاؤنگا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم خیر ایک ہفتہ کی مہلت آپکو اور ہی اسمین جوابدیجیے یا توہین نبوت سے توبہ کیجیے اللہ توفیق بخشے آمین۔

العبد۔ محمد ظفر الدین و محمد عبد الرشید طلبہ مدرسہ اہل سنت و جماعت واقعہ بریلی ۱۴ جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ

۱۳۲۷ھ

معروف بہ

صدائے مناظرہ

۱۳۲۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہدایت طلبی کے نام لیوون کو اسلامی دعوت مناظرہ کی نمائشی پکار کا کشف حقیقت

قال اللہ تعالی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اہل انصاف ان معروضات کو بنظر انصاف ملاحظہ فرمائین جو سچے دل سے انصاف کا ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر حق واضح فرما دیتا ہی وہ اس آیت کریمہ مین فرما چکا کہ جو ہماری راہ مین کوشش کرین ہم ضرور ضرور اونھین اپنی راہون کی ہدایت فرمائین گے آپکا نیازمند اولاً سات واضح اصول اہل ایمان وانصاف کے سامنے پیش کرے جسکا جواب کسی ذی عقل کے نزدیک سوا ہان کے کچھ نہین ہو سکتا پھر واقعہ خاصہ پر اونکی تطبیق گزارش ہوگی اصول واضحہ (۱) الحمد للہ ایمان ہی وہ نعمت ہی جسکی حفاظت تمام دینی عظیم کامون سے بھی اہم واعظم ہی نہ کہ دنیوی مشغلے جنکا مقصود خدانہ ہو (۲) اہم فالاہم کی ترتیب عقل و نقل کا اجماعی مسلمہ مسئلہ ہی جسپر امر اہم کا بھاری مطالبہ عائد ہو چکا ہو وہ اوسے چھوڑکر غیر اہم مین وقت برائے وہ یا تو عقل سے مس نہین رکھتا یا براہ فریب و مغالطہ اپنا گھر اعیب چھپاتا کاری زخم سے جان بچاتا ہی کہ بالائی باتون مین عظیم مطالبہ ٹل جائے اور عوام پر اپنا عجز اپنا سخت عیب نہ کھلنے پائے۔ ایک شخص پر

دس لاکھ اشرفی کے سرقہ کا دعوے دائر ہو وہ اسکا جواب کچھ نہ دے بلکہ یہ کہے کہ دیل
پیسے جو دس دن مین نے قرض لیے تھے کیا مین ادا نہین کر چکا۔ آؤ اسمین بحث کر لو
عقلا سے انصاف طلب کر ایسے شخص کو کیا کہا جائیگا (۳) ایک فرقہ کے اکابر کا سالہا
سال سے رد ہو رسائل وخطوط رجسٹری ہو کر جائین اور ہمیشہ لاجواب رہین بلکہ صراحۃً
جواب دینے سے انکار آئے تو اہل انصاف کے نزدیک مناظرہ کس طرف سے ہوا اور سکوت
و فرار کس جانب سے۔ جو اولٹی نسبت کرے وہ پکا مجنون یا ڈھٹائی کے ساتھ پورا کذاب
ہی یا عاقل راستگو (۴) جو مباحث سالہا سال سے بر ردے کار آچکے اونھین قطعاً
لاجواب چھوڑنا اونہین قبول کرنا نہ اونکے جواب سے اپنا عجز ماننا اور پھر عوام کے آگے مناظرہ
مناظرہ پکارنا صحیح مکاری ہی یا نہین (۵) جس فریق پر سالہا سال سے سوالات کا قرضہ ہو
کس قانون عقلی یا نقلی سے اوسکو اختیار ہی کہ اونکا جواب تو اصلاً نہ دے اور اپنی طرف
سے سوال لے دوڑے کیا یہ صراحۃً جان بچانا اور اپنا عجز وعیب چھپانا نہین کیا ایسے سوال
از روئے قانون مناظرہ مستحق جواب ٹھہر سکتے ہین یا اس حیلہ گری سے وہ برسون کا قرضہ
چھوٹ سکتا ہی (۶) جو مضامین سالہا سال سے چھاپ چھاپ کر تمام ملک بلکہ عرب و عجم مین
شائع کیے جائین وہ موافق مخالف سب کے سامنے پیش ہوئے یا اونکی نسبت یہ کہنا صحیح
ہی کہ صاحب مضامین کو خوف ہی اون مضامین کی نسبت تزلزل ہی اونکو مخالف کے روبرو
پیش کرنیکے قابل نہین جانتا کیا ایسے قائل کو نہ کہا جائیگا کہ وہ یا تو کور کر ہی کہ آنکھ نہ کان
یا پرلے درجہ کا بیحیا کذاب کہ دین نہ ایمان (۷) مناظرہ وہ ہی جسمین احقاق حق مقصود
ہو نہ اسکے شرعاً حرام و معصیت اور عقلاً جہالت و نفسانیت۔ احقاق حق مین ہر فرقہ
کی قسمت اوسکے اکابر سے وابستہ ہوتی ہی اونہین کا عجز اوس سارے فرقہ پر اثر ڈالتا ہی
اصاغر کی اسکات مین کوشش بے سود ہوتی ہی کہ اول تو اونکو بوجہ بے وجاہتی و کم
حیثیتی بات بدلنے کہنے مکرنے ڈھٹائی کے ساتھ آفتاب کا انکار کرنیکی زیادہ جرات

ہوتی ہی جو بڑے کہلاتے ہین اپنے نام کی لاج سے پھر بھی کچھ شرماتے ہین اور اصاغر تو جانتے ہین کہ ع بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا ؛ ایسی حالت مین تو توہین ہین کے سوا وضوح حق کی کیا امید اور بالفرض طرف مقابل کی قوت نے ایسا ہی دبا لیا کہ ساکت ہی ہونا پڑا پھر بھی کیا فائدہ اوس فریق والون کا سہل جواب ہی کہ یہ کون تھے انکی مغلوبی سے ہمین کیا ضرر اہل انصاف نظر فرمائین کہ یہ امور کیسے حق صحیح ہین کہ جو حقیقۃً طالب حق ہو اوسے انمین کلام نہین ہوسکتا پھر ایک فرقہ کے اکابر کہ سالہا سال دوسرے فریق کے معظم سے خائف و ترسان اور اوسکے مقابل ساکت و بے زبان رہے ہون رُخ چھپین تقاضے ہوئے ان سوالات جائین کبھی ایک حرف کے جواب کی ہمت نہ ہو تو کیا اونکا عجز صراحۃً نہ کھل گیا کیا وضوح حق مین کوئی دقیقہ رہا کس قانون کے رو سے اونکو حق ہوسکتا ہی کہ خود بدستور پردہ نشین رہکر معظم فریق مخالف کے مقابل اپنے اصاغر کو للکارین کیا اس سے صاف نہ سمجھا جائیگا کہ وہ اپنے سر سے بلا ٹالتے اور احقاق حق کو توہین مین پر ڈھلتے ہین

مسلمانو! للہ وقیامت کو یاد کرکے ان ساتون اصول کو پیش نظر رکھو

اب آپکا خیرخواہ نیازمند واقعہ حاضرہ پر ان اصول کی تطبیق عرض کرتا ہی

(۱) بفضل الٰہی وعنایت حضور پرنور رسالت پناہی جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم سنہ ۱۲۹۳ ہجریہ قدسیہ سے سال حال سنہ ۱۳۲۸ تک پینتیس سال ہوئے آستانہ علیہ اعلیحضرت عالم اہل سنت صاحب حجت قاہرہ مجدد المائۃ الحاضرہ دام ظلہم العالی سے وہابیہ وغیر مقلدین عموماً اور مولوی اسمٰعیل دہلوی مولوی نذیر حسین دہلوی مولوی قاسم نانوتی مولوی رشید احمد گنگوہی مولوی اشرف علی تھانوی کے خصوصاً وقتاً فوقتاً رد ہوتے رہے اور بحمد اللہ ہوتے ہین جنسے تمام ملک آگاہ ہی قدرے تفصیل کے لیے رسالہ المجمل المعدد لتالیفات المجدد مطبوعہ مطبع حنفیہ عظیم آباد ملاحظہ ہو جسمین ساڑھے تین سو تصانیف کا مع ذکر فن و زبان و سال تصنیف و حال طبع و تبییض وغیرہ نام بنام شمار ہی بکثرت رسائل چھاپ چھاپ کر

شائع کیے کبرائے طائفہ کے پاس رجسٹری کر کے بھیجی اکثر پر صدائے برنخاست اور بعض کے برسون غوغا رہا کر جواب لکھا جائیگا لکھو گیا چھاپا جائیگا چھپنے گیا نتیجہ وہی نکلا کہ حشر تک جاگنا قسم ہی یعنی وہ چھپنا بالکسر تھانہ بالفتح بالآخر مولوی گنگوہی صاحب نے جواب سوالات مین لکھ بھیجا کہ مناظرہ کا نہ مجھے شوق ہوا نہ اسقدر مجھے فرصت ملی دیکھو دفع زیغ زاغ صفحہ ۱۵ جسکے طبع ہوئے ساتوان سال ہی ادھر مولوی تھانی صاحب نے جواب سوالات مین کہدیا کہ مین مباحثہ کے واسطے نہین آیا نہ مباحثہ کرنا چاہتا ہون مین اس فن مین جاہل ہون اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہین یہ فن فساد آپ کو مبارک ہے دیکھو ظفر الدین الجید صفحہ ۹ جسکے طبع ہوئے پانچوان سال ہی اودھر مولوی نذیر حسین صاحب کو اونکا ردِ بلیغ حاجز البحرین چھاپ کر بھیجا جسمین دلائل ساطعہ سے ثابت کر دیا کہ یہ بزرگوار جو آج سارے غیر مقلدون کی ناک اور اونکے یہان شیخ الکل فی الکل کہلاتے ہین علم حدیث علم رجال علم اصول حدیث علم جرح وتعدیل غرض جملہ فنون حدیث سے محض بے مس ہین کہ اہل سنت کا ایک ادنے طالبعلم بھی اتنا بے تمیز نہ ہوگا افسوس کہ وہ کل فی الکل بھی گل در گل ہو گئے اور جواب کے نام وہی مہر خموشی یہ وہ ظاہر وباہر وقائع ہین کہ مخالفین بھی جنسے انکار نہین کر سکتے انھین کو تو ہمیشہ رویا کرتے ہین کہ ہائے کافر کہدیا ہائے یہ کر دیا ہائے وہ کر دیا مگر اس مرثیہ کے سوا کسی طرح اپنے بزرگون کی جان چھڑائین اونکے لبون سے مہر خموشی اوٹھائین یہ بفضلہ تعالے ناممکن۔ اب کچھ دنون سے ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث امرتسری بھی اس ہائے والے اس مرثیہ خوانی مین خواہ باجرت یا للہ واحدہ کی علت انکے شریک ہو گئے جو رو رو کر فرماتے ہین آپ کی مشین مین ہمیشہ کفر کے فتوے ہی چھپا کرتے ہین اس کا جواب مبسوط تو مجبنا مولٰنا مولوی ظہیر حسن صاحب نے دو مجلد مین لکھا ہی پہلا مجلد بفضلہ تعالی عنقریب چھپکر پاس مسٹر ایڈیٹر کے پہنچا دیا جائیگا یہان اتنا مقصود کہ ہمیشہ سے اون بد مذہبون کا رد یہان سے شائع ہوتا رہنا انھین بھی قبول۔ رہا جواب وہ نصیب ہوتا تو مرثیے ہی کیون پڑھے جاتے

خوبیِ قسمت ہے ادن لوگون کے نام بھی گنا دیے جنکا رَدّ کیا گیا وہ کون ہیں صاحبان تھانوی
نانوتوی۔ گنگوہی۔ نذیر حسین دہلوی خلیل احمد انبہٹی اور ساتھ لگے امیر احمد امیر حسن سہسوانی
مگر کچھ سوچ سمجھکر اپنے اور ان سب کے امام الائمہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کو الگ رکھا شاید وہ یون
برا لگا کہ جہان تقویت الایمان مین اوس نے وہابیت کا بِس بویا صراط مستقیم مین اوسکی
جڑ بھی کتر گیا غرض یہی لوگ کہ ہمیشہ سے جنکا رَدّ یہان سے ہوا کریا سب کو مسلّم کیا کوئی ہمین
سے کسیکی کوئی چھوٹی موٹی چو ورقی دو ورقی بھی دکھا سکتا ہی کہ اس ۳۵ سال مین ادھر کے
کسی رسالے کے رَدّ یا سوالات کے جواب مین لکھی گئی ہو۔ الحمد للہ حق واضح ہوگیا اب ہم اہل
عقل و انصاف کو اگرچہ وہ ہمارے مخالف ہی ہون اصل ہفتم کی طرف توجہ دلاتے ہین۔ الحمد للہ
اونکے اکابر کا عجز روشن ہوگیا اب صاغر کا حال سُنیے (۲) انھین دیوبندی حضرات کے
ایک نو پرواز کوئی صاحب مرتضیٰ حسن سابق دربھنگی حال دیوبندی اصل چاندپوری ہین
جب اپنے اکابر بحمد اللہ العزیز القادر لو ہا مان کر اکثر اپنے مقر کو سدھارے دو ایک رہ گئے
تھلے ہارے بڑے بڑے سفید جھنڈی ہلا کر مناظرے سے الامان الحفیظ پکارے تو اب یہ سوجھی
کہ ان نوسکھ کو ابھار و ۳۵ برس کا بوجھ پیٹھ سے اوتار و ظاہر ہی کہ خصم ناقابل التفات سمجھکر
مونھ نہ لگائیگا احمقون کے سامنے کہنے کو ہو جائیگا مسلمانو اصل ہفتم پھر ملاحظہ ہو کیا یہ پوچ بچر
بودی ہو یہ سر اسر اونکے عجز کی تصویر ڈوبتے کے سوا رہے کچھ بہتر آیا یہ روبہ بازی قابل التفات
تیر نزع (۳) وہابیت کی شومی قسمت کہ بڑے بڑون کی مشکلکشائی فریادرسی حاجت روائی
ان نوسکھ کے سر رہی جنکی اُردو عبارت تک درست نہین املا تک ٹھیک نہین انکی دستاویز
ہمارے پاس موجود ہی واقعی ایسی قوم کی غوثیت ایسون ہی کو شایان تھی (۴) صاحب
ایڈیٹر۔ اے۔ ایچ امرتسر ان نوسکھ سے بھی بدرجہا کمتر ان بیچارے پر اپنے خاص طائفے
کے کل فی الکل کی عجز و سکوت کی مصیبت کیا کم تھی کہ اپنے مخالف دیوبندیون گنگوہیون
کے سوز خوان ہو کر اونکی علت اور اپنے پیچھے لگالی طائفے بھر مین کچھ سکت ہوتی تو پہلے

اپنے کل فی الکل کی ہڈیان بار قرضہ شیر سے چھڑانا فرض تھا وہ تو بھنم اب نیا گٹھ جوڑا باندھا
تو وہ بھی اونسے جنپر ۳۵-۳۵ برس کا قرض تھا۔ لطف یہ کہ اس سے پہلے صاحب ایڈیٹر
اپنے آپ کو بزعم خود مجمی مولانا مولوی عبد الاحد صاحب کا طرف مقابل بننے کے قابل مان چکے
ہین جنکو اس آستانہ سے ایک انتساب ہی پر فخر ہو صاحب ایڈیٹر کا مولوی صاحب موصوف
سے ادعاے ہمسری اگر ٹھیک بھی ہو تو براہ طفرہ اس درجہ بلند پروازی چادر سے زیادہ
پاؤن پھیلانا چھوٹا مونھ بڑی بات کیا معنی ارباب خرد اس سے یہ نتیجہ لیتے ہین کہ صاحب
ایڈیٹر نے مولوی عبد الاحد صاحب ہی کے حملے سے ڈر کر جان بچانے کی یہ تدبیر نکالی ہو کہ
اونسے مانا ہوا مناظرہ ایک شرط محال پر معلق کردو نہ نو من تیل ہوگا نہ صاحب ایڈیٹر مناظرہ
فرمائین گے ورنہ مانے ہوئے جوڑ سے یون گریز کیون (۵) صاحب ایڈیٹر کا ادعا ہو کہ مولوی
سلیمن صاحب پھلواروی نے بھی اونھین مناظرہ مین اپنا شکلک شامانا ہی پھلواروی صاحب
وہ بزرگ ہین کہ بایام ندوہ بریلی اعلیحضرت مجدد المائۃ الحاضرہ کی حضور اپنی تحریرین بھیج چکے
ہین جو ۱۳۱۳ھ مین جبھی چھپکر پھلواروی صاحب کے سامنے شائع ہو چکی پھر اوسی سال
رسالہ اشتہارات خمسہ مین چھپی جسمین پھلواروی صاحب یون گلفشان ہین اسمین شک
نہین کہ مین ندوہ کا حامی و رکن ہون مگر اسکا یہ مطلب نہین کہ مین نے اپنی دیانت عقیدہ
کو خراب کر ڈالا معاذ اللہ مین تو آپکا ہمخیال ہون کا بر اعن کابر مین بلا تقیہ پکار پکار کہونگا کہ ندوۃ العلما
کے الف لام سے مراد یہی علماے اہل سنت ہونا چاہیے نہ روافض و خوارج و نیچریہ وغیرہم
خذلہم اللہ انی یوفکون آپکا خادم محمد سلیمن قادری چشتی از پھلواری شریف ۱۶ شوال
۱۳۱۳ھ اسکے بعد جب پھلواری صاحب نے باوصف وعدہ حتمی شرکت ندوہ نہ چھوڑی
اور ۱۵ھ مین پھر وارد بریلی ہوئے یہان سے دعوت طعام و کلام دونون دی گئین
پھلواروی صاحب نے دعوت طعام قبول کی اور دعوت کلام سے عدول کو صاف تحریر
لکھدی کہ مین مرد میدان مناظرہ نہین پھر اس اندیشہ سے کہ مبادا طعام مین کلام پیدا ہو

قبول کی ہوئی دعوت طعام بھی چھوڑ ی عذر لکھ بھیجا کہ دست آتے ہین باقی حالات کتاب
دربار حق وہدایت وکتاب بارشش بہاری بر صدف بہاری وغیرہ رسائل رد ندوہ مین
ملاحظہ ہون بفرض محال عادی اگر صاحب ایڈیٹر نے خلاف عادت یہ سچ بیان کیا ہو کہ جناب
مولوی پھلواروی صاحب نے اونکو یہ خط لکھا تو صاحب ایڈیٹر پر وہان تک دو بار تھے ایک کل
فی الکل کا دوسرا حضرات دیوبند و گنگوہ کا اب کیا یہ تیسرا اونھون نے اور اپنے اوپر لیا
کہ ندویون کے بھی نائب بنے اور ۱۹۰ سے زائد سوالات جو قہر الٰہی کی طرح وقتاً فوقتاً اونپر اوترے
اون سب کے بھی زیر بار ہوئے ہان ہان ضرور لیا نہ فقط اونھون نے بلکہ اپنے گرامی مخالفان
ندوہ کے خلاف دربھنگی صاحب نے بھی کہ اس خط کے صدق و کذب سے قطع نظر دربھنگی صاحب
وصاحب ایڈیٹر دونون ندوہ کی بندھی ہے زرجیسا کہ اونکی تحریرات سے جلوہ گر تو دونون ضرور ہین جسکے
سے بارور (۶) صاحب ایڈیٹر پر ایسے تینون تمغے جانے دین خود اپنے ذاتی قرضہ کی فکر کرین۔

چابک لیث بر اہل حدیث کہ انکے مضمون ”ہندوستان مین دو مجددوں“ کے رد مین
مولوی محمد ظہیر حسن صاحب نے تحریر فرمایا اور اوسکا حجم دو مجلد مبسوط تک پہنچا مجلد اول بفضلہ
عز وجل قریب طیاری ہے جسمین انکے ترک اسلام کی بھی پوری خدمتگزاری ہے پہلی ہی جلد مین
صاحب ایڈیٹر پر ایکہزار تازیانے کے قریب تک عدد پہنچا ہے جنمین صاحب ممدوح کے
صدہا کفریات تازہ کا اونھین کی تحریرات سے ثبوت دیا ہے۔ صاحب ایڈیٹر نے آپہی
خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت سخت گندی گندی توہینین کیا کم
کی ہین کہ فلان وفلان کے غلام وحمایتی ومرثیہ خوان بنکر عدد اور بڑھوانے کے طلبگی ہین ع
تجھکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو۔ ادھر تو رسالہ اسقدر طویل ہو گیا ادھر اخبار پر بہار اہل فقہ
کا انطباع مدتون معرض التوا مین رہا کچھ تو بوجہ حوادث اور زیادہ یون کہ ہمارے سنی بھائی
بمشیت الٰہی پورے پورے اس شعر کے مصداق ہو رہے ہین ؎

کریمان را بدست اندر درم نیست	خداوندان نعمت را کرم نیست

بدمذہبون کے کتنے ماہواری کتنے ہفتہ وار رسالے اخبار حشرات الارض کی مانند ملک مین
پھیل کر پلید پلیگ کی طرح اپنا زہریلا اثر پھیلاتے ہین اور ہمارے بھائی عزت وعظمت
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فدائی میٹھی نیند سوتے ہین کچھ پرواہ نہین گن چن کر
ہندوستان بھر مین دو ایک پرچے حمایت مذہب حق کا بار اپنے دوش ہمت پر اوٹھائے
ہین نہ اونکی اعانت سے کام نہ اشاعت سے مطلب ۔ جاری رہین یا بند ہوجائین کسی پہلو کی
نگاہ نہین ۔ اللہ ہمارے بھائیون کو توفیق خیر رفیق فرمائے کہ دین کو دین دنیا کو دنیا سمجھنے کا
وقت آئے آمین یا ارحم الراحمین یہ دونون سبب علے رض نہ ہوتے تو جابک لیث اگر خدا
چاہتا کب کا سر دہشت تک پہنچکر کاسر ریلہ مناظرہ ہوجاتا دو حرفی استعداد کا شیرازہ کھلکر
شیری پنجاب کا نشہ ہرن بنا آخر اب انشاء اللہ المستعان وقت قریب آتا ہی اتی امر اللہ
فلا تستعجلوہ کا لطف دکھاتا ہی و باللہ التوفیق ولہ الحمد (۷) یہ دو مشرکین مین دربارہ
توہین وتکذیب انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام گویا عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہی محمد رسول اللہ
وعیسی کلمۃ اللہ علیہما الصلوات والسلام کی تحقیر وتکذیب تک تو دونون ملعون فرقے متفق ہین مگر جہان
پوری غیر مقلدی کی حدود شروع ہون یعنی اصلاً کسی نبوت کو برائے نام بھی نہ ماننا اوس مین
مشرکین لیکلے ہین پھر بھی باوصف اپنے بھاری تخالف کے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کے مقابل ملۃ واحدہ ہوکر غزوۂ احزاب مین دونون ملعون ملکر مقابلہ طلب ہوئے تھے پھر نتیجہ جو
ہوا وہ سب نے سنا قال اللہ تعالی ورد اللہ الذین کفروا بغیظہم لم ینالوا خیرا وکفی اللہ
المؤمنین القتال وکان اللہ قویا عزیزا ۝ خدا نے کافرون کو اونکے غم وغصہ کے ساتھ پھیر دیا
کہ کچھ بھلائی نہ پائی اور لڑائی مین اللہ ہی مسلمانون کیطرف سے کافی ہوا اور اللہ زبردست
عزت والا ہی ۔ وللہ الحمد محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تمام عالم سے زیادہ کریم ہین
اونکی عادت کرم ہی کہ جو نعمت سرکار عزت سے اونھین عطا ہوتی ہی اپنے غلامون پر بھی اوسکا
پرتو ڈالتے ہین جب آیہ کریمہ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی نازل ہوئی کہ اللہ اور

اوسکے فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے ہین اللھم صل وسلم و بارک علیہ وعلی آلہٖ وصحبہٖ اجمعین
صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی یارسول اللہ جو نعمت حضور کو ملتی ہی حضور ہمکو بھی
اوسکے سایۂ کرامت مین لیتے ہین اسپر آیۂ کریمہ اوتری ھوالذی یصلی علیکم وملٰئکتہ اے
مصطفی کے غلامو اللہ اور اوسکے فرشتے اونکے صدقے مین تمپر بھی درود بھیجتے ہین وللہ الحمد
انشاء اللہ العزیز اوسی کرم قدیم کی نعمت ہی کہ سرکار نے اپنے غلام مجدد دین اسلام پر بھی اوس
واقعۂ نصرت علی الاحزاب کا سایہ ڈالا انشاء اللہ تقدس وتعالی۔ دیوبندی وگنگوہی وتھانوی
وغیرہم مقلد وہابیون اور غیر مقلدون کی وہی نسبت ہی جو یہود و مشرکین کی۔ کہ توہین شان
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تک سب متفق ہین اور جہان سے بتیج صاف بے پردہ
وتقیہ تمام ائمہ واولیا محبوبان خدا سے جدا وبیگانہ اور بالکل بے لگام آزاد وحشیانہ ہونیکے
حدود کتے ہین غیر مقلد اکیلے رہ جاتے ہین۔ خود صاحب ایڈیٹر کو اس نسبت کا اقرار ہی اسی پرچہ
۲۰۔ اگست سنہ ۹ مین فرماتے ہین یہ مناظرہ اپنی نوعیت مین ایک ہوگا مرتضی حسن صاحب
مقلد ہین اور خاکسار غیر مقلد۔ شرک وبدعت مین دونون متفق ہونگے مگر جہان سے غیر مقلدی
کے حدود شروع ہون اونمین یہ خاکسار اکیلا ہوگا گویا ہم دونون مین نسبت عموم خصوص
مطلق کی ہوگی یعنی یہ اونپر ہمیشہ محمول ہونگے اور وہ انپر کبھی کبھی۔ مبارکباد۔ جیسے کافر و
مرتد کہ کافر ہر مرتد پر ہمیشہ محمول آئیگا اور مرتد کا حمل کافر پر نہین۔ خیر یہ تو اونکی آپس کی جہل ہی مگر اسے
اپنی نوعیت مین ایک کہنا صحیح نہین۔ پہلے یہود و مشرکین بھی یہی کھیل کھیل چکے ہین فاستمتعتم
بخلاقکم کما استمتع الذین من قبلکم بخلاقہم وخضتم کالذی خاضوا۔ وسیعلم الذین
ظلموا ای منقلب ینقلبون ○ اب کہ مشرکین ویہود کی سنت پر قائم ہوکر یہ افواج متفقہ
احزاب بنین توضرور تھا کہ یہود و مشرکین ہی کے ہتھیار بھی پکڑین یعنی کذب وافترا ومکر ودغا
ان سیاہ بختون نے پہلے بسم اللہ وہ سفید جھوٹ سے کی کہ چھپنا۔ خلوت خانہ مین تشریف
رکھنا۔ جواب نہ دینا۔ مناظرہ نہ کرنا ادھر منسوب کیا اور اپنے بڑون کو جنکی تکفیر کا ونسے مطالبہ ہین

یون فرمایا کہ تمام عمر اہل باطل سے مناظرون مین صرف کردی ہو اب ہم ذی انصاف
مسلمانون کو اصل سوم کیطرف متوجہ کرتے ہین خدارا انصاف جسکے ارشادات سے شرق
وغرب گونج اوٹھے عرب وعجم ہین جسکی عظمت شان وحمایت دین وایمان کے ڈنکے بجے
جس نے ۳۵ سال سے اون گمراہون کے رد کیے رجسٹری شدہ اونپر بھیجے وہ تو روپوش
ٹھہرے اور جنھون نے ایک حرف کے جواب کا نام نہ لیا بلکہ صاف صاف استعفا لکھدیا
یعنی برملا فرار کیا وہ جنم بھر کے مناظر بنے اس شوخ چشمی کی کوئی حد ہو۔ کیا اسکی نظیر کوئی
اس سے بہتر ہو سکتی ہو کہ خفاش کے ہینے تو بارہا مقابلہ چاہا مگر کیا کیجے کہ آفتاب ہی
سامنے نہین آتا (۸) لطف یہ کہ گنگوہی صاحب فرماتے ہین مناظرہ کا نہ مجھے شوق
ہوا نہ اسقدر فرصت ملی اور اونکے یہ اذناب فرمائین تمام عمر مناظرون مین صرف کردی
ع کہیے دونون مین کون جھوٹا (۹) تھانی صاحب بولین مین مباحثہ کے واسطے نہین
آیا نہ مباحثہ چاہتا ہون مین اس فن مین جاہل ہون میرے اساتذہ بھی جاہل ہین اور
یہ فرمائین عمر مناظرون مین صرف کی ع کہیے دونون مین کون کذاب ✤ (۱۰) تھانی
صاحب مناظرہ کو فن فساد بتائین یہ اونھین اور اونکے بڑون کو عمر بھر اسی کا مرتکب ٹھہرائین

کہیے وہ سب جہنم کے مفسد ہین		یا یہ کذاب اونکے مرشد ہین

(۱۱) وہ سوالات کہ گنگوہی صاحب پر رجسٹری شدہ گئے اور اونھون نے اونکے
جواب مین مناظرہ سے اپنی نری بیگانگی جتائی اور وہ سوالات کہ تھانی صاحب پر نازل
ہوئے اور اونھون نے اونکو دیکھکر مناظرہ سے اپنی اور اپنے استادون سب کی
جہالت بتائی اگر وہ مناظرہ نہ تھے تو ان صاحبون کے ان جوابون کا کیا منشا۔ کیا اون کو
اتنی تمیز نہ تھی کہ مناظرہ اور اوسکے غیر مین فرق کرین اب تم تمیز دار پیدا ہوئے یا وہ پہلے
کے لیسے خوف زدہ تھے کہ خصم کا ہر مکالمہ اونھین مناظرہ ہی سوجھتا تھا پارسیون کیطرح
عمر فاروق کا نام ہی سنکر کانپتے تھے اور اگر وہ مناظرہ تھے تو صاف ظاہر ہو گیا کہ ادھر سے

مناظرہ ہوتا اور ادھر سے سکوت و فرار پھر اولٹی نسبت والے کس حد کے کذاب کتنے حیادار
گرجو اپنے معبود ہی کو جھوٹا مانین اپنے لیے جیتی مکھیان نگلنا خود ہی فرض جانین ورنہ معبود سے
بندے جو افضل ہو جائینگے (۱۲) اوس سے بڑھکر سرخ جھوٹ یہ کہ اعلیحضرت مجدد المائۃ
الحاضرہ خذل اللہ اعداءہ فی الدنیا والآخرہ کی نسبت لکھدیا کہ وہ اور اونکے گروہ اپنے
عقائد کے صدہا دلائل چھانٹتے ہین لیکن اونکی نسبت خود اونکو تزلزل ہی اونکے سینے مخوف
ہین وہ جانتے ہین کہ مخالف کے روبرو ایک بھی پیش کرنے کے قابل نہین ہی ہم ذی انصاف
مسلمانون کو اصل ششم کی طرف توجہ دلاتے ہین خدارا انصاف جس تیسر الٰہی کی صدہا تصانیف
ہون تمام ملک بلکہ عرب و عجم مین ۳۵ سال سے شائع ہو رہی ہون جسکا رد ہو پہلے اوسی کو
رجسٹری شدہ جاتا ہو اوسکی نسبت یہ کلمات لکھنا کسی ایسے کا کام ہوسکتا ہی جسے حیا شرم
ایمان دین کسی سے کچھ علاقہ ہو۔ روشن دن مین مہر نیم روز کی تکذیب بھی تو اس سے
بدتر نہ ہوگی۔ وہابیہ کی بدقسمتی کہ اب ونکے مناظرہ کی پگڑی ایسون کے سر بندھی ایسون
ہی سے مخاطبہ تو احقاق حق کی امید دلائیگا جنھون نے نام لیتے ہی وہ جیتا نگلا کہ اپنے
جھوٹے معبود کو بھی مات کر دیا لبئس المولی ولبئس العشیر ۝ (۱۳) دربھنگی صاحب
اپنی مناظرہ خواہی پر ادھر کا جواب یہ بتاتے ہین کہ ایک مجدد ملت ایک حقیر امت سے
گفتگو نہین کر سکتا یہ انکار زرد جھوٹ ہی مفاوضات عالیہ کہ مولنا مولوی محمد ظفر الدین صاحب
قادری حفظہ اللہ تعالی نے دربھنگی صاحب کو لکھے اونکا مطالعہ اس زرد جھوٹ کا مونھ
کالا کر دیگا۔ پہلے جواب کا حاصل یہ تھا کہ مناظرہ تو سالہا سال سے قائم ہی کبرائے طائفہ جنکے
تلمذ کے لائق بھی تم اپنے آپکو نہ جانو اونسے سوائے فرار کچھ نہ بنی مرتے مرگئے ایک تھانوی صاحب
ابھی زندہ ہین اونھین آمادہ کرو۔ اور اس کا منشا وہ اعلام تھا جو سوالات مندرجہ بطش غیب
کے آخر مین لکھدیا تھا کہ اول مخاطب گپ حضرات ہین آپ چارون صاحب اگر جواب سے
عجز کا اقرار تحریر فرمائین تو کسی اور کا جواب قابل التفات ہوسکیگا اگر آپ نے جواب نہ دیا

اور کوئی پانچوان مجیب بنا تو جبتک آپ صراحۃً اقرار عجز نہ فرمائین اوسکی بات قابل التفات نہ ہوگی کہ مقصود مفت کی تو تو مین مین نہین بلکہ تصفیہ امور دین اور جناب گنگوہی صاحب

کے بعد آبہی چار صاحب فرقہ دیوبندیہ کے سرگروہ مبین تو آپ کے سوا زید و عمرو سے خطاب نہین بنیوا تو جروا تو اسکا مبنی وہی اصل ہفتم کا اتباع تھا اور دربھنگی صاحب کو اُنکے اکابر کے اصاغر سے بتانا نہ یہ کہ ایک مجدد ایک حقیر سے کیا گفتگو کرے۔ دربھنگی صاحب کی پیدایش سوال سے ڈھائی سال پہلے یہ اعلام ہو چکا تھا اور بالفرض صاف کھول کر نہ جتا دیا ہوتا جب بھی اصل ہفتم ہر عاقل کے نزدیک بدیہیات سے تھی تو اونکا خصم حقائق حق کو تو تو مین مین پر ڈھالنا کیون مان لیتا بلکہ اس سے بھی قطع نظر کیجے تو ہرگز داب مناظرہ و تہذیب نہین کہ ایک فریق کے اکابر سے مناظرہ قائم ہو وہ نہ جواب دین نہ اپنے عجز کا اقرار کرین اور اونمین کا ایک طفل مکتب بے اذن و اجازت بے نیابت و وکالت آکودے کہ ہمسے مناظرہ کرلو۔ کیا عقلا اوسے نہ کہین گے کہ بے ادب بے تمیز تیرے بڑون سے بات چھڑی ہوئی ہے تجھے دخل دینے کا کیا موقع اور اپنے اکابر کا ناتمام مناظرہ خواہی نخواہی اپنی طرف منتقل کرنے کا کیا استحقاق۔ ہان تیرے بڑے ہی تجھے بڑون کا بڑا اپنا مشکلکشا بنا کر بھیجین تو تجھے اختیار ہے۔ بالجملہ اوس جواب کو اپنی تعلی پر ڈھالنا بوجوہ کثیرہ محض جھوٹ۔ جب دربھنگی صاحب نہ تو تھانی صاحب کو آمادہ کرسکے نہ اونہین آمادہ ہونیکی سکت ہی تھی نہ اوس واضح اعلام سے دبے نہ عقل و حیا و تہذیب سے پچے لہذا اونکی باگ ڈھیلی کرکے دوسرا جواب یہ گیا کہ تھانی صاحب اگر خود عاجز آکر تمکو اپنا مشکلکشا سمجھے ہین تو مہر کردین کہ تمھارا جواب قرار اونکا جواب۔ مگر حضرا ہوگا کیسے کہان یہ اور کہان وہ خلاصہ جواب جو دربھنگی صاحب بگھار رہے ہین کہ جواب یہ ملا کہ ایک مجدد ایک حقیر سے کیا مناظرہ کرے گمراہ دروغ بافیون کی اونسے کیا شکایت فان الظلمین بایت اللہ یجحدون (۱۴) حضرات آپ یہ بھی سمجھے کہ دربھنگی صاحب نے اپنے

اندرونی زخم نامندمل بھرنے کے لیے کس مضمون کو خلاصہ جواب بنایا۔ طلب مناظرہ کے
جواب تو وہ تھے جو اوپر گزرے اور یہ مضمون اونکے اوس بخیہ کھولنے کو تھا جس سے اونھون نے
اپنے اکابر کے چاک عجز کا رفو چاہا۔ دربھنگی صاحب کو معلوم تھا کہ اونکے کبرائے طائفہ ہمیشہ
سکوت سکوت پر اڑے رہے شیر الٰہی سالہا سال سے حملے کرتا اور یہ آنکھین میچے دم بخود
پڑے رہے اونکے اس شمس عیب پر آخر کسی طرح پردہ بھی ڈالین لہذا براہ پیش بندی
خط مین پہلے ہی سے یہ عذر بدتر کی تمہید پیش کی کہ علما نے آپ کو قابل خطاب نہ سمجھا اسکو
موجب ترقی درجات خیال کیا کیونکہ اظہار حق کے واسطے پہلی تحریرات کافی ہین اس سے
آپکو دھوکا ہوا کہ میرا مقابل کوئی نہین اسپر مولٰنا ظفر الدین صاحب نے وہ لاجواب جڑا کہ
دیوبندی کنبا سب گُجر گُجا کر رہ سون جو بجھے جواب نہ سوجھے یعنی فرمایا یہ عذر اگر قابل
سماعت نہین جب تو اکابر مدرس کا عجز خود اقرار مدرس سے ثابت ہی اور اگر عذر صحیح و
قابل قبول ہی تو جو بندۂ خدا مدرس کے اکابر کو بھی قابل خطاب جانتا ہو صرف اس ضرورت
سے کہ طائفہ گمراہ اونھین اپنے مقتدا و امام ملنے ہوئے تھا اونسے مخاطبہ کیا ویعنون الخرنز
المقتدر اونکا عجز تمام عقلا پر ظاہر ہو گیا وہ ان اطفال مکتب کے طفل مکتب سے مخاطبہ
کریگا حاشا للہ ثم حاشا للہ دربھنگی صاحب کو شرم تو نہ آئی کہ اونھین کے مونھ اونکا رفو کیسا
چاک چاک ہوا اولٹا اوسے نامہذب بتا کر سوال مناظرہ کا جواب ٹھہرا دیا حق فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اذا لم تستحی فاصنع ماشئت (۱۵) یہ تو دربھنگی صاحب کی
کمائی تھی سر بھنگی حیا اونسے بھی بڑھکر ہونی ہی چاہیے۔ صاحب ایڈیٹر خود فرماتے ہین کہ اونکا
حل انپر ہمیشہ اور انکا اوپر کبھی کبھی۔ اسی زیادت کا اثر ہی کہ دربھنگی صاحب نے تو یہان صرف
ایک عالم دین پر افترا باندھا صاحب ایڈیٹر نے ع قدم فسق پیشتر بہتر بدکتے ہوئے
خود حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر افترا کر دیا ظاہر ہی کہ
دربھنگی صاحب نے جو یہ خلاصہ جواب بنایا کہ ایک مجدد ملت ایک حقیر امت سے گفتگو

مدرس سے مراد دربھنگی صاحب ہیں ۱۲

نہین کرسکتا اسمین گفتگو سے قطعاً مناظرہ مراد نہ کہ مطلقاً کوئی بات۔ تحریر دربھنگی مندرجہ
اہلحدیث ۲۰ اگست ۱۹ء ملاحظہ فرمایئے اول تا آخر گفتگو بمعنی مناظرہ کا ذکر ہے نہ مطلق
کسی دنیوی یا معمولی لفظ کا نہ اوس سے انکار کو کسی نے مجددیت پر محمول کیا نہ یہ بزور زبان
اوسپر محمول کر بتا سکتے ہین ہان انکے کذب کو راہ مل سکتی ہو تو وہی گفتگو بمعنی مناظرہ ہین کہ
اوس سے انکار اس بنا پر کیا کہ ایک مجدد ایک حقیر سے مناظرہ نہین کرسکتا اسپر جناب ایڈیٹر
یہ نوٹ دیتے ہین سید الانبیا مسیلمہ کذاب سے کرسکتا ہے۔ مین کہتا ہون صلے اللہ تعالے
علی سید الانبیاء وعلیہم وسلم اس طرزادا کی انسے کیا شکایت کہ سید الانبیا کرسکتا ہے جو موتھ
بھر بھر کر گالیان دین حقیر و مکروہ و ناپاک لفاظے یاد کرین اونسے یہی غنیمت ہے کہ یہان
سید الانبیا تو کہا اگرچہ کرسکتا ہے لکھا اپنے ترک سلام کیطرح پولیٹیشن ہین۔ سفارم ظفیش دوہ
تو نہ کہا پرنس بسمارک کا مشابہ۔ عربی محاورہ کا مکار کہنے کا رستہ تو نہ بتایا۔ یہان تو ان
محدث صاحب سے یہ پوچھنا ہے کہ اہل حدیث بنتے ہو ثبوت تو دو کہ سید الانبیا صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم نے تمھارے ہم پیشہ تکذیب مسیلمہ کذاب لعنہ اللہ سے کب مناظرہ فرمایا ثنائی قانون
تعیین مبحث کیلیے کتنے ممبرون کی کمیٹی بیٹھی جو بحث قرار پائی اوسمین حضور اقدس
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مدعی تھے اور مسیلمہ ملعون سائل یا بالعکس وہ مناظرہ تحریری یا تقریری
برتقدیر ثانی ثنائی قانون پر طرفین کے کلام کو کتنے کتنے منٹ مقرر ہوئے کی بار کی اولٹ پھیر
پر پنچایت کے سپرد کرنی ٹھہری حکم کون کون کس مذہب ملت کے تھے بہرحال جانب دعوے
سے کیا کیا دلائل پیش ہوئے طرف دوم سے اونپر منع نقض معارضہ کیا وارد ہوا خاتمہ
کس بات پر ہوا یا یونہین ناتمام چھوڑا گیا۔ مسیلمہ ملعون نے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کے ابحاث کا کوئی جواب نہ پایا اکابر طائفہ کی طرح سکوت و فرار ہی کا رستہ لیا۔ برتقدیر
ثانی بحکم ع اگر بدر نتواند پسر تمام کند ۔ اوسے عاجز پاکر دربھنگی وایڈیٹر صاحبان کیطرح اوسکے
پھولو بڈ سب بیچ مین آگودے کہ حضور ہمسے مناظرہ کرلین یا اوسکے لوٹے بھی اتنے جری

بے باک نہ تھے برتقدیر اول حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مسیلمہ کو چھوڑ کر اب ان
لونڈون سے مناظرہ شروع فرما دیا یا کیا جواب عطا کیا۔ ان تمام سوالات کے جواب احادیث
صحیحہ سے دیجیے ورنہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر افترا کا اقرار کیجیے۔ صحیحین بخاری
ومسلم مین تو اتنا ہی کہ اوس نے خلافت کی درخواست کی حضور اقدس صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم نے رد کر دی اور اوسکی نامرادی و بربادی کی خبر دی اور یہ فرما کر واپس تشریف
لائے کہ ہذا ثابت یجیبک عنی یعنی تجھے کچھ بکنا منظور ہو تو یہ ثابت بن قیس بن شماس میری
طرف سے تجھے جواب دینگے معلوم ہوا کہ اوس خبیث کی بات سننا اور جواب دینا بھی پسند نہ فرمایا
نہ کہ اوس سے مناظرہ و مباحثہ کیون صاحب ایڈیٹر ایک شخص بادشاہ سے زمین یا ولیعہدی
کی درخواست کرے اور سلطان نامنظور فرما دے اور بحال سرکشی سزا کا حکم سنا دے تو
اسے کس بولی مین مناظرہ کہتے ہین شاید یہ زمین کے طبقات زیرین کی بولی ہوگی جہان
آپکے مولویون احمد حسن امیر احمد کی گڑھنت مین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے
سب جو کبھی سات مثل بستے ہین۔ ہان شاید اسی بنا پر دربھنگی صاحب اپنے اکابر مثل
گنگوہی و تھانوی صاحبان کو فرماتے ہین کہ تمام عمر مناظرون مین صرف کر دی۔ واقعی بچپن
مین ماں باپ سے کچھ مانگا یا کہین آنا جانا چاہا اور بارہا اونھون نے جھڑک دیا ہوگا جوانی بڑھاپے
مین زن و بچہ کے ساتھ خود یہ انکار پیش آیا اور آتا ہوگا۔ صاحب ایڈیٹر کی طور پر آپکی عمر مناظرہ
مین کٹی کہ درخواست و انکار کی کشمکش مین گئی مگر اس تقدیر پر شیخ چلی بہادر ان سب مناظرین
کے امام ٹھہرینگے جنھون نے تونگری و زوجہ و اولاد اور اونکا پیسہ مانگنا سب خیالی پکایا
اور اوپر سر ہلا کر وہ جھٹکا کہ گھڑا زمین پر آیا (۱۶) مسلمانو یہ بھی خیال فرمایا کہ دو پرچہ الحدیث
مین مقلد و نامقلد وہابیہ کے احزاب ملۃ واحدۃ کے ہاتھون مین یہ یہود و مشرکین سے چھپا
سفید و سرخ و زرد و سیاہ جھوٹون کے انبار اپنی کس پیش بندی کے لیے تھے۔ محمد رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بدگویون پر جو کڑی مار روز شمار بے حد و شمار پڑنیوالی ہے اوسکی کہ تو

ناممکن قال الله تعالیٰ لا یخفف عنهم العذاب ولا هم ینصرون ۰ نہ اونپر سے عذاب
ہلکا ہو نہ کوئی اونکی مدد کر سکے۔ مگر دنیا مین بھی اونھین سزا سے چھٹکارا نہین قال الله تعالیٰ
ولنذیقنهم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر بیشک ضرور ہم اونھین اوس سب سے
بڑے عذاب سے ادھر نزدیک کا کچھ عذاب بھی چکھائین گے ہندوستان مین اسلام کا کوڑا سرون
سے اوڑھ گیا الله ورسول جل وعلا وصلی الله تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیان دینے والون کا پتا کھل گیا
واحد قہار کو معاذ الله جاہل بالفعل بتائین تسبیح کے بدلے اوسکے لیے ہر عیب آلائش کا تحفہ
لائین چوری بدکاری ہر ذلت وخواری پٹنے کٹنے مرنے مٹنے سب کا محل وقابل بتائین
محمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے اپنے بزرگ ابلیس لعین کا علم زیادہ ٹھہرائین۔
علم غیب مین ہر پاگل ہر چوپائے کو رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم کی ہمسری دلائین کسی
نئی نبوت کی نیو جمانے کو ختم نبوت مین شاخشانے نکالین خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین
ہونے کو خیالات عوام پر ڈھالین امکان نظیر گاتے گاتے حضور پر نور صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم
کے چھ ساتھ مثل موجود بتائین امکان کذب کہتے کہتے خدا کے کاذب بالفعل ہونے کی
خباثت پالین الله الله ایسے خدا و رسا اور پھر انکا اسلام جیسا کا تیسا الا لعنة الله
علی الظلمین پھر ان شدید مدید گالیون پر جا الله ورسول جل جلالہ وصلی الله تعالیٰ علیہ وسلم
کو چھاپ چھاپ کر دی جاتی ہین کیا مجال کہ کوئی ان سے پوچھ سکے کہ تمہارے موںہ مین کے
دانت تمہارے شیطان کی کتنی لنبی آنت حد یہ کہ جو انکا حکم شرعی ظاہر کرے کہ الله ورسول
کی تکذیب توہین کرنیوالے کافر مرتد ہین وہ دائرہ اسلام کا تنگ کرنیوالا ٹھہرے یہ موںہ بھر بھر کر
الله ورسول جل وعلا وصلی الله تعالیٰ علیہ وسلم کو ٹری ٹری گندی گالیان دین اور اسپر جو
انکو اُف کہے وہ بے تہذیب قرار پائے مگر الله کا وعدہ ضرور پورا ہونا تھا اکبر سے پہلے عذاب
ادنے اونکے سرون سے کہان جاتے الحمد لله مسلمانون کے ہاتھ مین قلم کا نیزہ ہو کر ذوالفقار
حیدری کا کام دیتا ہی قرن گزرے جنگ بیچ تھم اکابر طائفہ پر صد ہا سوالون کا برسا اون

محمدی لشکر ظفر پیکر کے جنگی رسالون کا متواتر ہجوم گھیر گھیر کر لُٹا لُٹا کر روند روند کر لِٹا لِٹا کر زیر ون
تلوارون ٹاپون کی دھوم کہین دو سو سوال کہین بیس کبھی ستر کبھی چالیس کہین دو سو
تازیانے یک لخت اوڑا دیے کہین اتنے کہ گنتے گنتے ہوش بھلا دیے طائفہ بھر کا دم ناک
مین دل تپاک مین جان ہلاک مین سر مغاک مین سر زمین سماک مین غرض خدا و رسول کے
بدگویون کے لیے ذلت خاک مین لعنت افلاک مین نار جہنم ہر دم ناک مین آخر برسون
قرنون قرن الشیطان کی پارٹی بھر نے سر جوڑ کر جان توڑ کر یہ کمر گانٹھا کہ جواب کی مصیبت
سے گردن نکالو کا ضعیفا کے القا و امداد سے تم بھی نام کو کچھ سوال بنا لو ظاہر ہو کہ سوال
علی السوال مکر کی چال داب مناظرہ کے قطعاً خلاف ہر عاقل کے نزدیک جنون اعتساف
یعنی بیضابطہ بیہودہ بیقاعدہ بات کا وہ جواب نہ دینگے آپنے ۳۵ برس کے سوالون
رسالون کے جواب کا تقاضا کرینگے اسکے لیے یہ تمہید گڑھو کہ تم نے کبھی نہ کیا اور ہماری تو
عمر مناظرہ مین گزری تم گوشہ نشین رہے اور ہم بازاری رہگزری یہ وہ پیش بندی تھی جو اخزاب
متفقہ نے اون سفید سرخ زرد سیاہ جھوٹون سے گڑھی یہ دمدمے باندھکر اللہ و رسول
سے لڑائی ناندھکر **فوج پادری اسکاٹ المعتدی** سوالون کی ڈھالون مین آ گئے
بڑھی بڑائی کو ساتھ ہی کچھ تم کی شرم آڑے تھی کہ سارے جہان مین غوغا پڑ جائیگا۔
چپ مین تو کچھ پردہ ڈھکا ہی یون سارا بھرم قطعاً بگڑ جائیگا ہر جاہل سا جاہل بھی تف
کر دیگا کہ او گروہ بدکیش ۳۵ برس کے سوالون رسالون کا جواب ہضم اور اوسلٹے سوال
پیش کیا داب ہے کونسا قانون ہے کچھ عقل سے لگاؤ ہے یا نرا جنون ہے مہند خصم اگر اپنے
۳۵ سالے شکارون کو سامنے دیکھکر کھڑا ہو گیا تو پھر اوسی قہر کا سامنا ہے تھامے نہ تھمیگا
جسے تھامنا ہو اس سے اپنے کسی نوسکھ نو پرواز کو اگوا بنا دو خصم کسی طرح التفات نہ کرے
وہ صورت سامنے لاؤ کہ ایک تو ۳۵ سال کے بعد سوال علی السوال دوسرے جتنے
مناظرہ وہ مورتین پردہ مین اور لونڈون سے مقال یون چل چل جائیگا جعلی چال مین

احمق تو آبیگا آپکیے چھانٹ کردہ نوسکھ تجویز ہوئے جنھین بھوکے سکھ کیطرح جیتا نگلتے دیر
نہ لگے اسپر بھی نوسکھ کا کلیجا دھکٹ دھک کرتا حالانکہ محض بیمعنی خوف تھا خصیم طائفہ ایسا
نہین کہ اصل ہفتم کی وضع فطری کے خلاف کام چلائے کبر آئے طائفہ جنسے مخاطبہ جنپر مطالبہ
اون پردہ نشینون کو چھوڑ کر نو پرواز اطفال کو مونھ لگائے مگر روباہ وشون کو شیر الٰہی کا ڈر
کہان جائے لہذا فکر رہی کہ نوسکھ کی دوسراہت کو ایک یسا ہی اور ہاتھ آئے سال بھر ڈھونڈھا
اپنے طائفہ مین کوئی نہ ملا ناچار استعانت بالغیر کا شرک ورد صاحب ایڈیٹر کو اون سب
گنون مین در بھنگی صاحب سے بھی اونچے پلئے پر پاکر انسے گنٹھ جوڑا جوڑا یون احزاب متفقہ
کے پیر پادری اسکاٹ المعتدی نے ۲۵ سالہ سکوت طائفہ کا بھانڈ پھوڑا ان
نوسکھون پر تو اصل ہفتم دیکھ چکے اون پردہ نشینون کے مقابل اصل چہارم پہ نظر رہے
مسلمانو یہ انکا کیسا مکر نحیف و کید ضعیف تھا اور ہونا ہی چاہیے کہ ان کید الشیطن کان
ضعیفا ○ (۱۷) مسلمانو عہ خدا جب دین لیتا ہی حماقت آہی جاتی ہی + پردہ نشینون کی چال
تو یہ تھی کہ جیسا انکو حیا کا گھونگھٹ اوٹے نکلو کہ ہنسنے تو عمرین مناظرہ مین گنوائین تم نے آج تک
کیا ہی نہین تاکہ معلوم ہو کہ یہ ابتدائی سوال ہین نہ کہ خلاف قانون سوال علی السوال مگر
خدا کا دھرا کہان جائے آنکے پیر پادری اسکاٹ المعتدی تمہید سوال مین یون
ندا پر آئے بڑہ کی شادی کے رنگ چلائے اخیار امت کی تضلیل و تکفیر مین آپنے کوشش
فرمائی علمانے جو مسائل بیان فرمائے اونکے نہایت بدنما عنوان عوام کے سامنے بیان
کرکے اونکو علماسے متنفر کیا علما مین کسی نے آپ کو قابل خطاب سمجھا کسی نے اوس کو
موجب ترقی درجات خیال کیا کیونکہ اظہار حق کے واسطے پہلی تحریرات کافی ہین اسوجہ سے
آپکو دھوکا ہو گیا کہ اب میرا مد مقابل کوئی نہین آپ بھی خوب کھل کھیلے اودھر بہت سے
عوام اور ناواقف دھوکے مین پڑ گئے عوام اور بعض خواص کالعوام کے رفع اشتباہ
کے واسطے بندہ نے آپسے گفتگو کا ارادہ کر لیا ہی صفحہ ۱۶ سے ۱۷ تک یہ آٹھ فقرے ہین کہ

اونکے تمام جھوٹون سارے مکرون کے بڑ کرتے ہین اولا پہلا اور دوسرا فقرہ ساتوین اور
آٹھوین سے ملا کر دیکھیے صاف کھلیگا کہ جنکی تضلیل و تکفیر ہوئی جنکے اقوال کی تذلیل و تشہیر
ہوئی اہل اسلام جنسے متنفر ہوئے آنکے نزدیک حق کے مین پڑے اونھین کی حمایت مد نظر
ہی اونھین کا خون یون جوش پر ہی ثانیا تیسرا اور چوتھا صاف کہی کہ اکابر طائفہ سُن کھینچے
رہے کسی کو مقابلہ کی تاب نہین اور بات بنانے کو یہ حیلہ کہ خصم قابل خطاب نہین خدا اور رسول
کو جو گالیان دی ہین وہی ترقی درجات کو کافی ہین ثالثا پانچوان اور چھٹا علانیہ مظہر کہ
خصم خوب کُھل کر برسا اوسکے مقابل کوئی نہ اوکسا دیکھیے کیسا کُھلا اقرار ہی کہ خصم مناظر اور
طائفہ فرار ہی ملاحظہ ہوا انھین آٹھ فقرون نے اونکے اگلے پچھلے جھوٹون مکرون کو کیسا چارون
شانے چت کر دیا حجۃ اللہ یون قائم ہوتی ہی والحمد للہ العلی الاعلی کذلک العذاب ولعذاب
الاخرۃ اکبر لوکانوا یعلمون ۞ اب ہم مسلمانون کو اصل بحث کی طرف توجہ دلاتے ہین خدارا
انصاف اسکات المعتدی کے سوال علی السوال عجز طائفہ پر کیسی دلیل صاف جو اصلا
کسی عاقل کے نزدیک کسی قانون کی رو سے استحقاق جواب درکنار قابل التفات
نہین ہو سکتے مسلمانو خدارا انصاف فرض کیجے کہ یہ دونون نو سکے نو سکہ نہین
بلکہ اکابر طائفہ ہین بلکہ جن بڑون سے ہمارا مخاطبہ ہی یہ اونکے بھی بڑے اور شیخ الطائفہ ہین
ہمین سہو ہوا کہ انھین چھوڑ کر اونھین لیا مگر ہمارے سوالات کہ سالہا سال سے جنکا
تقاضا انپر سوار اونکے جواب سے یکسر فرار اور اپنی طرف سے سوال کا اظہار اگر یہ روا
ٹھہرے تو مناظرہ کبھی ختم ہونے کا نام نہ لے کوئی جاہل سا جاہل کسی امام اجل سے بند
نہ ہو سکے۔ آخر مخالف بند تو یون ہی ہوتا ہی کہ خصم کی بات کا جواب دے سکے جب بغیر
جواب دیے سوال فرم دینا جواب ٹھہرے تو نہ سوال متناہی نہ زبان مفلوج پھر یہ سلسلہ
کیونکر رکے الحمد للہ یہ اسکات المعتدی کا پہلا جواب کافی ووافی ہی
جس سے عدول نرا اسکا برہ کھلی بے انصافی ہی (۱۰) ہان ہان کہان ہین بالا منا صاحب

وسیع المناقب جناب مولوی تھانوی صاحب دیکھیے دنیا چل چلاو پر ہی۔
نانوتوی صاحب جان وتن سے مر گئے گنگوہی صاحب دین ودنیا سے
گزر گئے نذیر حسین دہلوی صاحب مفر نہ پاکر مقر گئے امیر ین سہسوانی تلاش
اشال مین طبقۂ زیرین اوتر گئے رسالون کے انبار سر پر سوار سوالون کے قرضے گردن
دھرے مدیون جیسے مقروض مرے آپ بھی لیے دیے ایک بقیۃ السیف آپ ہی ہے دیکھیے
خدا سے شرمایئے بندون سے لجایئے اونھین کے رستے آپ بھی نہ جایئے اللہ جانتا ہی ہمکو
آپ حضرات سے نہ کوئی دنیوی خصومت نہ ذاتی مخالفت نہ رسائل ومسائل سے تعلی
مراد نہ خالی ہار جیت بلا ضرورت دینی مغاوضہ کسی کی توہین مین کی حاجت نہ اسکی فرصت شرعا
اجازت صرف احقاق حق وابطال باطل وحمایت عزت وعظمت خدا ورسول جل وعلا و
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے کام اور مقصود تائید خواص وتسدید عوام آپ حضرات کبرائے
طائفہ کو محض سلیے مخاطب کیا جاتا ہی کہ ہدایت پائین تو اتباع واذناب بھی راہ پر آجائین
اور مغلوب ہون یا فرار ہی پر قرار لازم جیسا کہ بعونہ تعالی سالہا سال سے مجرب ومشہود تو
بحمدہ تعالی حجۃ اللہ قائم اصاغر سے مخاطبہ مین یہ دونون فائدے مفقود سوالات عجب
کے ساتھ بھی اسکا اعلان موجود پھر یہ کیا مصیبت ہی کیا آپ حضرات مین کسی کے نہ آنکھ
نہ کان یا لھم اعین لا یبصرون بھا ولھم اذان لا یسمعون بھا اولئک کالانعام
بل ھم اضل آپکی شان ہم نہین کہتے کہ تم نہ ڈرو آپ ڈرتے ہو تو اپنا وکیل
کسی کو کرو اسمین ورہنگی صاحب ہون یا صاحب ایڈیٹر یا کالا چور یا پڑاوے کا..
آپکی توکیل سے ہمین سب برابر اور یہ بھی نہ منظور ہو تو آپ ہی فرمایئے کہ آپ سے تصفیہ امور
دینی کی کیا صورت تمہ انصاف یہ کونسا دین یہ کہانکی دیانت کہ اللہ ورسول کو
یون گالیان دیجیے اور جب مسلمانون کا مطالبہ اوسکا تصفیہ چاہے
تو یون پردہ نشینی کی آڑ لیجے ۳۵ سال کے بعد اپنے پرائے بے تمیز

تو سکہ سامنے کیجیے اور وہ بھی یون کہ اوسکے حلق مین کبھی جواب نہین
بلکہ اولٹے سوال علی السوال کی آڑ مین سایہ نشین ع اف برین دین و دیانت
تف برین شرم و حیا ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اعلان ۔ اعلان ۔ اعلان
مناظرہ ۔ مناظرہ ۔ مناظرہ ۔ حاضر شو ۔ حاضر شو ۔ حاضر شو ۔ العجل ۔ العجل ۔ الساعہ
الوحا کیے کبتک آپ بذات خود جوابوں کی کلفت وٹھائیے گا یا در بھنگی صاحب یا جناب
ایڈیٹر یا جو آپکا مشکلکشا ہو سکے اوسے اپنی طرف سے جوابدہی کا وکیل بنائیے گا ؎
کھول دو وعدہ کہ تم پردہ نشین ہو نہ وصال ۔ آپ چھپتے ہو چھپو بات چھپاتے کیون ہو
(۱۹) ہان جناب تھانوی صاحب اصل اول و دوم ملحوظ ہے سب سے زیادہ اہم یہ ہے کہ
پہلے اسلام قبول کیجیے اس قابل بنیے کہ علماء اسلام آپکو کلمہ گو و اہل قبلہ کہہ سکین قطعی اجماعی
کفر و ارتداد سے باہر بتائین اسکے لیے حسام الحرمین و تمہید ایمان بآیات قرآن
کے اعتراضون سے مخلصی ضرور ہے خواہ یون کہ اون تمام اعتراضون اور علماء
حرمین طیبین کے فتوون کی غلطی کا ثبوت دیجے اور نہ دے سکیے تو جسطرح اللہ و رسول
جل و علا و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علانیہ گالیان چھاپی ہین علانیہ اون کفرون کا رد اور
اونسے اپنی بیزاری ۔ کفر و ارتداد سے اپنی توبہ شائع کیجیے کہ حدیث مین ارشاد ہے السر
بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ اور انمین بھی اہم و اعظم باری عزوجل کی تکذیب بالفعل کا مسئلہ
ہے کہ اوس نے تمام مسائل ایمان و قرآن کی یکسر جڑ کاٹ دی قائل کی قبر بالاستیعاب جملہ
جمیع تمام انواع و اقسام ارتداد و کفر سے پاٹ دی ۔ ہمکو گمان تھا کہ یہ ناپاک خبیث ملعون
ہر ملعون سے بدتر ملعون مسئلہ کہ گنگوہی صاحب کا ایجاد بندہ ہو اونھین سے آغاز تھا اونھین
کے ساتھ اوسکا بدانجام ہو گیا اذناب مین کوئی اتنا جیوٹ منچلا نہ ہوگا جو یون مونہ پھاڑ کر
واحد قہار کو جھوٹا کاذب کہنا ائمہ دین کا مذہب بتائیگا خدا کو سچا یا جھوٹا ماننا حنفی شافعی کا سا
سہل اختلاف ٹھہرائیگا جس ملعون لعنہ اللہ و لعن من حماہ نے صراحۃً اوس واحد قہار کو

جھوٹا کہدیا اوسے مسلمان سنی حنفی بنائیگا الا لعنۃ اللہ علی الظلمین آپ حضرات
وبقیہ ذریات پر کسی ایسے مرتد کو مرتد نہ مانتے بلکہ عالم دین وپیشوائے مسلمین جاننے کے
سبب یہ کفر عائد ہوتا یہ معلوم نہ تھا کہ مرتد مردہ اور ارتداد زندہ۔ آپکا پادری اسکاٹ
المعتدی بعینہ حرف بحرف یہی ندائے ملعون سناتا آیا اوس نے اپنے جد امجد یعنی
استاد استاد سے بیتسما پاکر سوال ۵۲-۵۳-۵۴-۵۵ مین یہی ہر غلیظ سے بدتر غلیظ گندگی
کو پھیلایا مسلمانو مسلمانو کیا تم مین اسلام کا اتنا نام ونشان بھی نہ رہا کہ اللہ واحد
قہار کو جھوٹا بتانیوالون کو کافر مرتد جانو۔ خدارا ایمان تو تصدیق ہی کا نام تھا
جب صاف صریح جھوٹا کہکر بھی ایمان باقی رہا تو ایمان نام کس جانور کا ہے۔ ہان
ہان جناب تھانوی صاحب اور اونکے سب ولی تھانوی صاحب کھڑے ہو جاؤ
اور پہلے اسی کا ثبوت دو کہ تم خدا کو صریح جھوٹا کہکر بھی مسلمان رہے اسکے بعد
اون باقی گالیون کا مرتبہ ہے جو تم سب نے اللہ و مصطفے کو دین جل جلالہ وصلی اللہ
تعالی علیہ وسلم تیسرا مرتبہ تمھارے بقیہ کفریات کا ہے جنکے رد مین سبحن السبوح سل السیوف
الکوکبۃ الشہابیہ وغیرہا اٹھارہ برس سے شائع ہو رہے ہین چوتھا مرتبہ بقیہ سوالات
در مسائل متعلق عقائد کا ہے پانچوان مرتبہ سوالات رفع زیغ وزلغ وغیرہ فرعیات کا ہے
رتبہ بہ رتبہ نبٹتے جاؤ پھر کچھ ہوس باقی رہے تو اوسمین تمھین احداث سوال کا اختیار ہوگا
ہی کچھ ہمت۔ ہے کچھ غیرت۔ آہ توبہ۔ خدا نے دیوبندی وثنائی احزاب مین غیرت
کا حصہ رکھا ہی نہین۔ غیرت دیوبند یا امرتسر کی منڈی بازار مین بکتی نہین کہ مول لے لیتین
محتاج خانون غریب فنڈون مین بٹتی نہین کہ بھیک منگا لیتین یہ تو تھانوی صاحب
انبہٹی صاحب محمود حسن دیوبندی صاحب اور بالکل انکے ہمخیال ہون تو مولوی
احمد حسن امروہی صاحب سے گزارشین تھین آگے اگر در بھنگی صاحب کے سر وکالت کا
ٹوکرا دھرا تو وہ حامی ندوہ بھی ہین اونپر نو سو سوالات علی الندوہ کا قرضہ بھی سوار ہوگا

جنکی ابتدا سوالات حقائق نما جسکی طبع کو ۱۳ سال ہوئے اور ابتک تنہا سوالات
علماء جنکے چھ سال گزرے اور اگر یہ پلیڈری ڈبلو ماسٹر ایڈیٹر ای۔ ایچ امرتسر نے پایا تو انپر دوسرے
تیسرے نمبر مین چابک لیسٹ پڑیگا پردہ درِ امرتسری کا تقاضا چڑھیگا جنمین خود انکے
کفر و کفریات واضح کیے ہین پانچوین نمبر مین صاعقۂ البحرین پڑھیگا جسمین انکے گل فی الکل
بالکل گل در گل کیے گئے ہین۔ میا انجیو ترتیب وار چلو۔ وہ طوفان بدتمیزی نہ ہو کر قادیانی
مرتد تو صراحۃً اپنی نبوت کا ادعا چھپائے ام رسلین اولوا العزم کو گالیان سنائے اور مناظرہ ہو رہا ہو حیات
مسیح مین ہان یہی ضرور تھا کہ نئی نبوت کی ٹھیکہ داری مرسلین اولوا العزم پر دشنام باری خود یہ اور
انکے اکابر کر چکے ہمین مناظرہ کیا کرتے صاحبو کسی زمین کا ٹھیہ یا سر ٹھونکد ینا اگر سچ بھی ہو تو جاہل کو عالم یا پاگل
کو عاقل نہین کر دیتا۔ بہ ترتیب چلکر ۵۳ سال کے پھیلے ہوئے مناظرے سمیٹ لو پھر جو چاہو ریز کرو ورنہ پہلو
بدلنے بچکر نکلنے جو ڑ چلنے احمقونکو چھلنے سے کام نہین چلتا تمنے نہ سُنا کہ سچے مسلمانونکا سچا خدا فرماتا ہی ولا یحیق
المکر السیئی الا باھلہ بُرا مکر اپنے ہی ضامن کو لیکر ڈوبتا ہی والعیاذ باللہ رب العلمین (۲۰) آجکل ہمیشہ کا غدار تو
مناظرۂ تحریری سے بھاگ کر زبانی تو تو مین مین کی رٹ لگاتے ہین جس سے مطلب یہ
ہوتا ہی کہ اپنا جہل بھی نہ کھلے اور کہنے مکرنے کا رستہ بھی ملے اول تو تحریر کو لیاقت چاہیے
زبان سے بک بک کرنے پر ہر جاہل قادر ہی دو چار اولٹے سیدھے لغت یا بعض مصطلحات
فنون سُن سنا کر سیکھ لیے اور موقع بے موقع او گل چلے دو چار عوام سمجھ ہی لین گے کہ آہا بڑے
ملا ہین مگر تحریر کرتے دام کھلتے ہین ثانیاً ہر عاقل جانتا ہی کہ لفظ مونھ سے نکلکر ہوا مین غائب
ہو جاتے ہین جہل و مکابرہ والون کی اسمین بڑی پناہ ہی جو چاہا بک لیا جب گرفت پڑی جھٹ
پہلو بدل دیا صاف مکر گئے کہ ہمنے یہ کب کہا تھا وہ کہا تھا۔ چلیے اصل بات بالائے طاق رہی
اور گفتنی نگفتنی مین گفتگو آپڑی۔ پھر اس سے بڑھکر خلاف اشاعت کا بڑا موقع رہتا ہی ہارے
بھاگے اور جا کر چند فقرے جی سے جوڑ کر چھاپ دیے کہ ہمنے یون کہا خصم نے یون کہا ہمنے
یہ جواب دیا وہ چپ رہے۔ جیسا کہ صاحب ایڈیٹر اینڈ کو کی علمی کارروائیون سے آشکار ہی

مناظرہ کی پیچ والون سے اکڑ کر

یہانتک یہ کفر جلی بک کر اوٹھے کہ مجھے اللہ تعالی کا بھی علم غیر محدود ہونے مین تامل ہی پھر فرمایا
ممکن موجود ایک ہی ہین ملا جلال کی عبارت نکتہ چین سکی اور اہلحدیث مین چھاپ پاکر
ہم ساکت کر گئے اسی لیے اہل کذب ہمیشہ زبانی زق زق مانگتے ہین مسلمانو زبانی بات
مین کہنے مکرنے کی جگہ نہوتی تو معاہدون کی دستاویزین دستاویزون کی رجسٹریان
کیون رکھی گئی ہین کیا تحریر کی ضرورت پر تمام اہل عقل کا اجماع نہین بلکہ یہ صرف عقلی مسئلہ
نہین مسلمانون کا دینی مسئلہ بھی ہی اللہ عزوجل فرماتا ہی یا ایھا الذین امنوا اذا تداینتم
بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ ای ایمان والو جب کسی معین میعاد تک باہم کوئی ادھار
کا معاملہ کرو تو اوسکی لکھت کر لو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث مین ہی
جب یہ آیت کریمہ اوتری رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی مکر جاتا ہے

رواہ ابوداود الطیالسی والامام احمد وغیر واحد یعنی لکھنے کا حکم اسیلیے فرمایا کہ مکر پلٹ نہ جائے
سبحن اللہ دس بیس روپے کے لیے یہ احتیاط ضرور اور اصل دین مین متروک و مہجور لاجرم
تحریر سے انکار اور زبانی زق زق پر اصرار وہی کرتے ہین جنھین کہنا مکرنا منظور یہ مناظرہ
نہین وہی تو تو مین مین ہی جسکا حال اصل ہفتم مین مسطور ہے ۲ برس ہوے رسالہ
فتح خیبر[۱۴] مین بھی اسکی اطلاع کر دی تھی اور اب عام اعلان کیا جاتا ہی کہ گفتگو اگرچہ
بالمواجہہ ہو مگر جو کچھ کہا جائے زبان قلم سے کہا جائے لکھکر سنا دے اور وہ کاغذ اپنے دستخط
کرکے فریق کو سپرد کر دے وہ اوسکا جواب لکھکر سنا دے اور دستخطی کاغذ فریق کو دیدے اسکے
بغیر خالی زبانی زق زق ہرگز منظور نہوگی غرض ہمارے یہان مناظرے کے یہ تین
اصول اہم ہین جو عقلاً نقلاً قطعاً مقبول ہین ہمارے سنی بھائی ہمیشہ انکو یاد رکھین کہ مکارون
غدارون کذابون عیارون کے چھل سے بچین اصل اول مناظرہ مین اہم فالاہم کی ترتیب
ضرور جو اہم کو چھوڑ کر غیر اہم مین اولجھنا چاہے مجنون و ناقابل جواب ہی اصل دوم سوال علی
السوال عاجزون کی چال ہی کسی عاقل کے نزدیک اصلا مستحق جواب نہین پھیلا ہوا مناظرہ

پہلے انجام کو پہنچا لینا ضرور اصل سوم جو کہا جائے زبان قلم سے ہو اگرچہ بالمواجہ جسکا طریقہ
ابھی مذکور ہوا تھانوی انبہٹی دیوبندی امروہی چارون صاحب کہ ذکر کیے گئے ان
تینون اصول پر قائم ہو کر جب چاہین تصفیۂ نزاع کو سامنے آئین آپ ڈرتے ہین تو
دربھنگی یا ایڈیٹر یا جسے اپنا مشکلکشا جانین اوسے اپنی مہرون سے وکیل بنائین کسی
صورت سے ۳۵ سال کے مناظرون کا جواب تو دوا رے تم مین کوئی زندہ ہی
خدا و مصطفےٰ کو گالیان دینے کے مردے تھے تصفیہ چاہتے وقت پردے مین نہ بیٹھو
تم جہت غیرت غیرت شرم شرم مگر حاشا شرم چہ کتی ست کہ پیش شنا میان بیاید
ہم کہے دیتے ہین کہ انہین کوئی نہ اوبھیگا خدا اور رسول کو سٹری سٹری گالیان دینے دلانے
کے مردے بحمد اللہ تعالی مرد میدان نہین ہوتے یاد رکھو کہ مکر جعل فریب چال سے
کام نہ چلیگا عقل و نقل کے اصول مسلمہ و آداب مناظرہ قانون حق پسندی کے خلاف دو
نہین سو لونڈے لارے شامت کے مارے پیش کرو سب انہم بر علم ہونگے اہم امور سے
جان چرا کر پچھلے مناظرون سے عاجز آ کر لاکھ سوال علی السوال تراشو سب پامال نہ قدم
ہونگے اور جبتک تم زندہ ہو تم سے مطالبہ جاری رہیگا یہانتک کہ غیرت کھاؤ سامنے آؤ
یا الٰہ نے اون اگلون کے پاس تم بھی پہنچ جاؤ آخر معاملہ حشر پر اوٹھ رہیگا وہان دین کا مجدد
انشاء اللہ العزیز عرض کر لیگا کہ الٰہی یہ ہین جنھون نے تجھے اور تیرے حبیب اکرم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کو سٹری سٹری گالیان دین ہین نے اتنے جگ انکے رد مین گزارے اتنے
سوالون اتنے رسالون کے تپانچے مارے مگر یہ نہ جواب پر آئے نہ صواب پر آئے بلکہ صاف صاف
کہدیا کہ معقول بھی کر دیجیے تو وہی کہے جاؤنگا۔ تمسے ہو سکے تو یہ جواب دے لینا کہ الٰہی
ہمنے ۳۵ سال ضربین اوٹھا کر یہ جل کھیلا تھا کہ جوابون کے عوض سوال علی السوال لیکر
دو بچہ خوانده قابل نیک صالح مسکین کھڑے کیے تھے کہ بات بدل جائے آفت ٹل جائے اس نے
نہ ہماری بے بسی پر خیال کیا نہ اون صالح نیک بچون کی بیکسی پر ترس کھایا اور اپنا

۳۵ سال کا قرضہ ہماری دم پر سوار رکھا ہمنے تو فقط اتنی سی بات کی تھی کہ تجھے اپنا سمجھ کر گالی دی تھی بلکہ تجھے جھوٹا کہا تھا وہ بھی تیرے نفع کو کہ ان لوگون نے محمد ﷺ کو بڑھا کر ناممکن النظیر ٹھہرا دیا تھا اور تیرے کلام ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے یہ فساد پھیلا تھا اسلیے ہمنے تجھے جھوٹا کہدیا کہ یہ فساد تو مٹے یہ بھی تیرے ہی بھلے کو کیا تھا کہ تیرے سوا کسی نبی یا رسول کی توقیر نہ ہو پائے اور اسی لیے تیرے نبی کو گالیان سنائی تھین خود ہمارا امام تقویت الایمان مین یہ جو ہڑے چمار کہہ چکا تھا اس ہمارے مخالف نے اتنی سی بات پر یہ سخت بے تہذیبی کی کہ ہم پر کفر کا حکم جڑ دیا۔ غرض تم ہوسکے تو خدا کو یہ جواب دے لینا تمھارے یہ یاد رہے عذر اگر وہان چلین تو ہم یہان بھی تمھاری مان لین ورنہ حاکم عدل عز جلالہ بہتر فیصلہ فرمانیوالا ہے ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین وصلی اللہ تعالی علی سیدنا ومولنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین والحمد للہ رب العلمین فقیر سید محمد عبد الرحمن قادری برکاتی غفرلہ

تنبیہ

مسلمانون کی طرف سے [illegible] الصمصام [illegible] کا پہلا [illegible] دیوبندی [illegible] جواب [illegible] الصمصام العمدی [illegible] سوالات [illegible] جوابون مین کلام کر کے [illegible]

کیا اب دیوبندی امامت کی نسبت [illegible] مضمون و عبارت [illegible] دیوبندیون [illegible] صاحب [illegible] مولوی تھانوی [illegible] وصلی اللہ تعالی علی سیدنا ومولنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین [illegible]